اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

فی پرچہ ۱ر

رجسٹرڈ ایل ۱۵

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲ع

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

نمبر ۳۶ | مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۱ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۹ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل و رحم سے اچھی ہے۔ خاندانِ نبوت میں بھی ہر طرح خیریت ہے۔

۱۸-۱۹ ستمبر ۱۹۳۱ء کو ہنسووال ضلع گورداسپور میں احمدیہ جلسہ ہُوا۔ علمائے سلسلہ کی تقاریر کے علاوہ وفاتِ مسیح، صداقتِ مسیح موعود اور ختمِ نبوت پر مسلسل سات گھنٹے مناظرہ بھی ہُوا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدیوں کو نمایاں کامیابی حاصل ہُوئی۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب کوئٹہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

چندۂ خاص میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا حصہ

ماہوار آمد کی نسبت ڈیوڑھا یا دوگنا چندہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے سلسلہ کی مالی مشکلات کو دور کرنے کے لئے اپنے مخلصین کو ایک ایک ماہ کی آمدنی چندہ خاص میں دینے کی جو تحریک فرمائی ہے۔ اس میں حضور نے خود بھی حصہ لیتے ہُوئے محاسب صاحب صدر انجمن کو رقم فرمایا:-

میں چونکہ پانچسو روپیہ کے قریب جلسہ سالانہ کے اخراجات میں ادا کیا کرتا ہوں۔ اس لئے اگر صرف ماہوار آمد چندہ خاص میں دوں۔ تو میرا چندہ پہلے سالوں کی نسبت کم رہ جاتا ہے۔ اس وجہ سے میں انشاء اللہ ماہوار آمد کی نسبت ڈیوڑھا یا دوگنا چندہ خاص دوں گا۔ ۶۸۰ روپے اس وقت چندہ خاص میں داخل کرلیں۔ اس کے بعد دسمبر تک اعلان شدہ تینوں مدات میں تین چار سَو کی رقم اور ادا کروں گا۔

جس جماعت کا امام خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ایثار و قربانی کا ایسا اعلےٰ نمونہ پیش فرمائے۔ اس کے افراد کو بھی اپنے فرض کی ادائگی کی پُوری پُوری کوشش کرنی چاہیئے۔

اخبار احمدیّہ

اخبار مزدور کے خلاف صدائے احتجاج

۱۴ ستمبر ۱۹۳۱ء کو جماعت احمدیہ سکھر کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں:-

۱۔ ہفتہ وار اخبار مزدور نے حضرت مرزا غلام احمد بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے خلاف جوش انگیز اور بے حد دل آزار اور مکروہ پراپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ یہ جلسہ اس کے خلاف پُر زور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔

۲۔ اس اخبار کی ۱۱ ستمبر کی اشاعت میں جو آرٹیکل شائع کیا گیا ہے۔ اس میں نہایت گندہ دہنی سے کام لیا گیا ہے۔ اور حضور علیہ السّلام کے متعلق "بکواس" اور "بے ہودہ سرائی" کے الفاظ استعمال کر کے لاکھوں احمدیوں کی اشد ترین دلآزاری کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ اس لئے گورنمنٹ سے استدعا ہے کہ وہ اس کی طرف خاص توجہ کرے۔

۳۔ یہ جلسہ افسران سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس کے متعلق فوری کارروائی کریں۔ تاکہ ہم احمدیوں کی مزید دلآزاری نہ ہو۔

۴۔ ان قراردادوں کی نقول حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ وائسرائے ہند گورنر بمبئی۔ کمشنر سندھ (کراچی) کلکٹر سکھر۔ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس سکھر۔ جنرل سکرٹری سندھ پراونشل انجمن کراچی اور اخبار الفضل کو ارسال کی جائیں۔ (جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ سکھر)

سپاس تعزیت

میرے والد بزرگوار کی ناگہانی موت پر بہت سے دوستوں کے خطوط اظہار افسوس وہمدردی آرہے ہیں۔ جن کا فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ اخبار ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

خاکسار اقبال احمد پسر بابو محمد عالم گوالمنڈی راولپنڈی

امتحان میں کامیابی

بندہ امسال محض حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی کی دعا سے ایف۔ اے کے امتحان میں کامیاب ہو گیا ہے۔ خاکسار محمد ابراہیم سکرٹری جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب

درخواست ہائے دعا

۱۔ مولوی ظل الرحمن صاحب مہتمم تبلیغ علاقہ بنگال بہت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

۲۔ محمد انعام اللہ خلف الرشید بابو اکبر علی صاحب انسپکٹر آف ورکس دہلی کو بوجہ موٹر سائیکل سے گرنے کے سر میں شدید زخم آیا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ خاکسار مرزا عبد الحمید قادیان

۳۔ احباب دعا فرمائیں۔ مولیٰ کریم عاجز کو ہر حاسد کی شرارتوں سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ خاکسار عبد الغفور خاں کراچی۔

۴۔ میری لڑکی سخت بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار ملک محمد حسین سینٹری انسپکٹر گجرات۔

۵۔ احباب سلسلہ سے مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے میری موجودہ پوسٹ پر مستقل کر دے۔ کاغذات افسرانِ بالا کے پیش ہیں۔ خاکسار غلام محمد اختر سٹاف دفتر راولپنڈی

سیرتِ رسولِ کریمؐ کے جلسے کے متعلق اعلان

جلسے ۸ نومبر بروز اتوار منعقد کئے جائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر ہر سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت بیان کرنے کے لئے ہندوستان میں جو جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ اور جن میں ہر مذہب وملت کے شرفاء اور معززین شامل ہوتے ہیں۔ ان کے انعقاد کے لئے اس سال حضور نے ۸۔ نومبر اتوار کا دن مقرر فرمایا ہے۔ اور وہ مضامین جن پر تقریریں کی جائیں گی حسب ذیل قرار دیئے ہیں:-

۱۔ وہ بادشاہت جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں قائم کرنا چاہتے تھے۔

۲۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کامل ہے۔

احباب ابھی سے ان جلسوں کو کامیاب بنانے کی تیاری شروع کر دیں۔ حسب معمول لیکچروں کے لئے ضروری نوٹ مرکزی دفتر سے مہیا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

اعلان نکاح

۱۵۔ اگست جناب حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگال نے ایم۔ ایم سالم اکبر صاحب در بھنگوی کا نکاح بعوض اڑھائی ہزار روپیہ مہر آسیہ خاتون بنت شاہ عبد الرحمن صاحب مرحوم ولادر پور مونگیر سے پڑھایا۔

خاکسار محمد شجاعت علی کنوا کمو ٹی لین بھوانی پور۔ کلکتہ۔

ولادت

۱۔ میری ہمشیرہ مسمی ز۔ بانو بیگم سکرٹری لجنہ مجبوب نگر اہلیہ محمد عبد الرحیم صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مولودہ کو خادم دین بنائے۔ اور عمر و اقبال میں ترقی عطا فرمائے۔

خاکسار محمد عبد اللہ عثمانیہ کالج ورنگل دکن

۲۔ برادرم شیخ حمید اللہ صاحب کلرک دفتر پوسٹ ماسٹر جنرل لاہور کے ہاں اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ برادرم موصوف کے کئی بچے پہلے ضائع ہو چکے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ ان کے بچے کی درازیٔ عمر اور خادم اسلام ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار فضل الرحمن حکیم سابق مبلغ مغربی افریقہ۔

تلاش

میرے چچا محمد حسن صاحب احمدی ناراض ہو کر کہیں چلے گئے ہیں۔ حلیہ حسب ذیل ہے۔ رنگ سیاہ بدن جسیم۔ عمر ۲۲ سال۔ قد میانہ۔ پیشانی اونچی۔ طبیعت تیز احمدیت کے متعلق بہت جوش ہے۔ اگر کسی صاحب کو پتہ لگے تو اطلاع دیں۔ اور اگر یہ سطور خود ان کی نظر سے گزریں۔ تو وہ جلد آ جائیں۔ ان کے غم سے والد صاحب کی طبیعت بہت خراب ہے۔ اور وہ سخت بیمار ہیں۔ خاکسار فاطمہ بیگم احمدی بنت مولوی نور محمد صاحب انسپکٹر ... ریلوے ... پی۔ جلتی

دعائے نعم البدل

۱۷ اگست ۱۹۳۱ء بابو محمد عثمان صاحب احمدی (رحمت منزل احاطہ خام فقیر محمد خان لکھنؤ) کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ جو ۱۸ ستمبر ۱۹۳۱ء شام کے وقت فوت ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے۔

دعائے مغفرت

میری ہمشیرہ اہلیہ چوہدری محمد عثمان صاحب ایرانہ فوت ہو گئی ہے۔ مرحومہ موصیہ اور بااخلاص احمدی تھی۔ احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ خاکسار ابو ... محمد ...

افسوسناک حادثہ

۱۳ ستمبر ۱۹۳۱ء کی صبح کو آٹھ بجے کے قریب میاں محمد امین خان صاحب نے ایک معمولی تنازعہ کی بناء پر چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے پر ان کی کوٹھی کے قریب اپنے گھر سے کلہاڑی لے جا کر اس حالت میں حملہ کیا۔ جبکہ چوہدری صاحب بالکل خالی ہاتھ تھے۔ اور چوہدری صاحب کے سر پر کئی زخم لگائے۔ کلہاڑی چھین لینے پر پھر میاں محمد امین خان صاحب نے چاقو سے حملہ کیا۔ جس پر خود حفاظتی میں چوہدری صاحب کے ہاتھ سے میاں محمد امین خان صاحب کو بھی چوٹ آئی۔ دونوں مجروحین نور ہسپتال قادیان میں داخل کئے گئے۔ اس کے بعد ۱۶ ستمبر کو میاں محمد امین خان صاحب کا اپریشن ہوا۔ جس کے لئے ایک لائق اسسٹنٹ سرجن کو جو سرکاری ہسپتال میں متعین ہیں۔ باہر سے بلوایا گیا۔ اپریشن کے تھوڑی دیر بعد خان صاحب فوت ہو گئے۔ ۱۷ ستمبر کو بانتقا مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نماز جنازہ پڑھی گئی۔ اور نعش قبرستان متصل بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئی۔ چوہدری صاحب ابھی تک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ معاملہ پولیس کے زیر تفتیش ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۳۶ ‖ قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۱ء ‖ جلد ۱۹

اسلام کی حفاظت اور مسلمانوں کے اتحاد

کے لئے

جماعت احمدیہ کی کوششیں

جماعت احمدیہ نے باوجود اندرونی اور بیرونی شدید مخالفت کے ایک قلیل عرصہ میں اسلام کی حفاظت اور مسلمانوں کی بہتری اور بھلائی کے لئے اس وقت تک جو خدمات سرانجام دی ہیں۔ وہ خواہ متعصب اور عداوت پسند لوگوں کو نظر نہ آئیں۔ یا اگر نظر تو آئیں لیکن وہ ان کے اعتراف کی جرأت نہ رکھتے ہوں۔ درحقیقت ایسی بیش قیمت اور اتنی اہم ہیں۔ کہ مخالفین اسلام بھی ان کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔

اس وقت ہندوؤں میں سے اسلام کا سب سے بڑا کینہ ور اور زبان دراز مخالف طبقہ آریہ سماج ہے۔ اس فریق کے لوگوں کی اسلام دشمنی اور مسلم آزاری محتاج ثبوت نہیں۔ یہ لوگ ایک طرف تو مسلمانوں کے مقدس بزرگوں اور پیشواؤں کی بے وجہ ہتک کر کے فتنہ پیدا کرنے اور مذہبی پہلو سے ناپاک حملے کر کے شرارت پھیلانے میں لگے رہتے ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے۔ ایک فرقہ کے لوگوں کو دوسرے کے خلاف بھڑکانے اور کسی امر میں متحد نہ ہونے دینے کی سرتوڑ کوشش کرتے رہتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی مخالفت کی وجہ

چونکہ ان کی فتنہ انگیزیوں کا ازالہ کرنے۔ اسلام پر ان کے ناروا حملوں کے جواب دینے۔ اور مسلمانوں کے خلاف ان کی نقصان رساں سرگرمیوں اور سازشوں کے روکنے میں جماعت احمدیہ پیش پیش رہتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے اسے کامیابی بھی حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے آریہ سماجی قدم قدم پر اس کی مخالفت کرنے کے لئے تیار رہتے۔ اور ناجائز سے ناجائز طریق سے اس کے رستہ میں روڑے اٹکانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

واقعات کشمیر اور آریہ اخبارات

دور نہ جائیے۔ کشمیر کے موجودہ واقعات کے متعلق ہی دیکھ لیجئے۔ مسلمانان کشمیر کی مظلومیت اور ان کی دردناک حالت سے متأثر ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جب ان کی دادرسی کے لئے آواز اٹھائی۔ اور ایک نظام تجویز فرما کر کوشش شروع کی۔ تو تمام کے تمام آریہ اخبارات نے خواہ وہ سیاسی یا مذہبی جماعت احمدیہ کیخلاف سخت شور مچا دیا۔ ایک طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کیخلاف نہایت دلآزار اور غیر شریفانہ مضامین اپنے صفحات سیاہ کرنے شروع کر دیئے اور دوسری طرف طرح طرح سے مسلمانوں کو احمدیوں کے خلاف بھڑکانے اور اس اتحاد میں رخنہ ڈالنے کی سرتوڑ کوشش کی جو مسلمانان کشمیر کی حمایت کیلئے مسلمانوں میں پیدا ہوا۔

جماعت احمدیہ کے متعلق آریوں کی شہادت

غرض آریہ سماج سب سے بڑھ کر جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی عداوت کا اظہار کرتی رہتی ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتی ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کے لئے اس کی جدوجہد میں جماعت احمدیہ ہی سدراہ ہے۔ اور جماعت احمدیہ مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کے ایک مرکز پر جمع کر رہی ہے جس پر مسلمانوں کی کامیابی کا دارومدار ہے لیکن باوجود اس کھلی ہوئی عداوت اور دشمنی کے آریہ سماج یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے مسلمانوں میں حیرت انگیز بیداری پیدا کر دی ہے۔ اور انہیں اپنی حفاظت کے لئے متحدہ محاذ قائم کرنے کی ضرورت کا نہ صرف احساس کرا دیا ہے۔ بلکہ اس میں بہت حد تک کامیاب بھی ہو چکی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسے یہ بھی تسلیم ہے کہ یہ کامیابی ان لوگوں کی مخالفانہ کوششوں کے جاری رہتے ہوئے جماعت احمدیہ کو ہوئی ہے۔ جو علماء کہلاتے ہیں۔

ایک آریہ اخبار کا بیان

چنانچہ ایک آریہ اخبار "آریہ ویر" (۹ اگست) نے "بیسویں صدی کی تین بڑی تحریکیں" بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ اور جہاں احمدیت کے مقابلہ میں آریہ سماج کی ناکامی کا رونا رویا ہے۔ وہاں احمدیت کے متعلق لکھا ہے:-

"احمدیہ تحریک کا زیادہ تر تعلق کار مسلمانوں کے درمیان رہا ہے۔ ان کے خیالات اور مسلمانوں کے خیالات میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔ مسلمان علماء نے آج تک ان کو مسلمان تسلیم نہیں کیا۔ وہ ان کی نظر میں ویسے ہی کافر ہیں جیسے دیگر غیر مسلم۔ لیکن اس کے باوجود اس جماعت کے کام نے مسلمانوں کے اندر حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ ملک اور قوم کے لئے (یعنی ہندوؤں اور ان کے رام راج کے لئے) وہ تبدیلی کس قدر خطرناک ہے۔ اس کا ذکر میں اس جگہ نہیں کروں گا۔ لیکن میں اتنا ضرور کہوں گا۔ کہ اس تحریک نے مسلمانوں کے اندر اتحاد پیدا کر دیا ہے۔ آج مسلمان ہندوؤں کے مقابلہ پر متحد ہیں۔ سنی۔ شیعہ۔ قادیانی۔ اہلحدیث۔ وہابی۔ آغاخانی سب متحد ہیں۔ آج مسلمان ایک طاقت ہیں جس کو نظر انداز کر کے مہاتما گاندھی کو گول میز کانفرنس میں جانے کی جرأت نہیں پڑتی تھی۔ گورنمنٹ اور کانگرس دونوں مسلمانوں کو منانے کی اور اپنے ساتھ رکھنے کی فکر میں ہیں۔ مردم شماری میں بھی دفعہ ان میں کافی اضافہ ہوا ہے"!

مسلمان غور فرمائیں

یہ ایک آریہ اخبار کی شہادت ہے۔ اور اس گروہ کے آرگن کی شہادت ہے۔ جو سب سے زیادہ جماعت احمدیہ کے خلاف اپنا زور صرف کر رہا ہے جس کی یہ کوشش ہوتی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے اچھے سے اچھے کام کو بھی مسلمانوں کی نظر میں بُری سے بُری صورت میں پیش کرے۔ ہمدردی اور خیر خواہی کا لباس پہن کر مسلمانوں کو یہ مشورہ دیتا ہوا نہیں تھکتا۔ کہ احمدی تمہارے دشمن ہیں۔ اور تمہیں نقصان پہونچا رہے ہیں۔ جس کا کام ہی یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی ہر اس کوشش کو جو مسلمانوں کے حقوق اور مفاد کی حفاظت کے لئے کی جائے مسلمانوں کے لئے خطرناک قرار دے۔ اس کی طرف سے یہ اعتراف کہ جماعت احمدیہ نے مسلمانوں میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ اور یہ تبدیلی ہندو راج قائم کرنے والوں کے لئے سخت خطرناک ہے۔ کوئی معمولی بات نہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ اقرار کہ جماعت احمدیہ نے مسلمانوں میں ایسا اتحاد پیدا کر دیا ہے۔ جسے نظر انداز کرنے کی نہ گاندھی جی کو جرأت ہے۔ نہ گورنمنٹ اور کانگرس کو۔ جہاں ہندوؤں کے لئے پیام موت ہے وہاں مسلمانوں کے لئے باعث مسرت اور شادمانی ہے۔ اور اس پر فخر کر رہا ہے۔ کہ جب اس اتحاد نے جو ابھی بہت کچھ تکمیل کا محتاج ہے اور جس میں اضافہ کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ایسے اثرات پیدا کر دیئے ہیں۔ تو جب یہ اتحاد تکمیل کو پہونچ جائے۔ اور تمام مسلمان خواہ وہ کسی عقیدہ اور کسی فرقہ کے ہوں۔ مشترکہ مفاد کے لئے ایک صف میں کمر بستہ ہو جائیں۔ تو اس وقت مسلمانوں کی طاقت و قوت کیسے مفید اثرات پیدا کرے گی۔

علماء سے

اس موقعہ پر ہم ان لوگوں کو جو علماء کہلاتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے

اتحاد میں رخنہ انداز ہو رہے ہیں۔ توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ خدارا غور کریں۔ اور دیکھیں۔ کہ سیاسی اور ملکی حقوق کے تحفظ اور حصول کے لئے جماعت احمدیہ مسلمانوں میں جو اتحاد پیدا کر رہی ہے اور جس کا کسی فرقہ کے اعتقادات پر قطعاً کوئی اثر نہیں پڑتا۔ وہ کس قدر فائدہ بخش ہے۔ اور اس کے باعث مسلمانوں کی اہمیت غیروں کی نظروں میں کتنی بڑھ سکتی ہے۔ دوسروں کے مقابلہ میں مسلمان ہر رنگ میں کمزور اور بیکس ہیں۔ ان کے زندہ رہنے اور ترقی کرنے کی ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ متحد ہو جائیں۔ اور سارے کے سارے مل کر اپنے حقوق کی حفاظت کریں۔ اس اتحاد کے لئے علماء کرام بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ اور یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ بعض علماء اس بارے میں عمدہ کام کر رہے ہیں۔ لیکن ایک طبقہ ایسا بھی ہے۔ جو تاحال روڑے اٹکا رہا ہے اور دور اندیشی سے کام نہیں لے رہا۔ اسی قسم کی غیر مآل اندیشانہ حرکات کی وجہ سے علماء مسلمانوں کی نظروں میں بہت کچھ بے وقر ہو چکے ہیں۔ اور اپنی قدر و قیمت کھوتے جا رہے ہیں۔ کاش اب بھی ان میں معاملہ فہمی اور دور اندیشی پیدا ہو۔ تا کہ ان کی سرگرمیاں مسلمانوں کو پراگندہ اور منتشر کرنے میں صرف نہ ہوں۔ بلکہ ان کے اتحاد و اتفاق کا باعث بنیں ❊

سکولوں کی کتابوں کی حد سے بڑھی ہوئی قیمتیں

پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی کی تازہ رپورٹ سے یہ نہایت افسوسناک بات معلوم ہوئی ہے۔ کہ سکولوں کی درسی کتابوں کی قیمتوں میں کوئی تخفیف نہیں کی گئی۔ حالانکہ موجودہ قیمتیں اس وقت مقرر کی گئی تھیں۔ جبکہ جنگ کی وجہ سے کاغذ اور دوسری اشیاء سخت گراں تھیں۔ اس وقت پانچ سو صفحات کی قیمت ایک روپیہ قرار دی گئی تھی۔ لیکن اب جبکہ کاغذ زمانہ جنگ کی نسبت چوتھائی قیمت پر فروخت ہو رہا ہے۔ یہی قیمت رکھنا کسی صورت میں بھی مناسب نہیں۔ اور اس کا اثر مسلمانان پنجاب پر سخت ناگوار پڑ رہا ہے۔ جن کی زیادہ تر آبادی زمینداروں پر مشتمل ہے۔ اور جو سخت مشکلات میں ہیں۔ ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم کو فوراً درسی کتابوں میں اسی نسبت سے تخفیف کر دینی چاہیئے۔ جس نسبت سے کاغذ کی قیمت میں کمی واقعہ ہو گئی ہے ❊

پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی کے انعامات

مسلسل کئی سال سے یہ شکایت چلی آ رہی ہے۔ کہ پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی نے ورنیکلر لٹریچر کے مصنفین کے لئے جو انعامات رکھے ہوئے ہیں۔ وہ سارے کے سارے غیر مسلموں کو دیئے جاتے ہیں۔ مسلمان اخبارات بارہا اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر چکے ہیں۔ لیکن تاحال اس کا کوئی اثر نظر نہیں آتا۔ حال میں ٹیکسٹ بک کمیٹی کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوا ہے کہ پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی نے ورنیکلر لٹریچر کے چھ انعامات جن کی مجموعی رقم تین ہزار دو سو پچاس روپے تھی۔ سارے کے سارے ہندو اور سکھ مصنفین کو دے دیئے ہیں۔ اور تمام صوبہ پنجاب میں سے کسی مسلمان مصنف کو باوجود اس کے کہ اردو مسلمانوں کی علمی زبان ہے۔ اور مسلمان غیر مسلموں کی نسبت اس میں نہایت اعلیٰ قابلیت رکھتے ہیں۔ انعام کے قابل نہیں سمجھا گیا۔ اس کی وجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ چونکہ ٹیکسٹ بک کمیٹی کی دفتری کارروائی ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے کسی مسلمان مصنف کا نام پیش ہی نہیں کیا گیا ❊

یہ نہ صرف مسلمانوں کی سخت حق تلفی ہے۔ بلکہ اردو زبان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ ذمہ دار مسلمان اصحاب کو اس طرف خاص طور پر توجہ مبذول کرنی چاہیئے ❊

مغل پورہ کالج کا جھگڑا

مغل پورہ کالج کے قضیہ کو ایسے لوگوں نے اپنے ہاتھوں میں لے رکھا ہے جنہیں مسلمانوں کے مفاد کی نسبت اپنی شہرت اور ہنگامہ آرائی کا زیادہ خیال رہتا ہے۔ حالات کو نہایت نازک مرحلہ پر پہنچا دیا ہے۔ اور اب کشمکش بہت طول پکڑتی نظر آ رہی ہے۔ حکومت بھی مصالحت پسندی کی بجائے زور آزمائی کا مظاہرہ کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ چنانچہ ۱۹ ستمبر کو پولیس نے چھوٹے بچوں اور کالج کے طلباء کو جس بے رحمی سے زدوکوب کیا۔ وہ نہایت رنج افزا اور افسوسناک ہے۔ جب پکٹنگ پُرامن تھا۔ تو پولیس کو بھی پُرامن طریقوں سے ہی کام لینا چاہیئے تھا۔ بہتر ہو کہ اب بھی پُرامن طریق عمل اختیار کیا جائے۔ اور مسلمان طلباء کی زندگیاں تباہ و برباد کرنے کی بجائے کارآمد بنانے کا خیال مقدم رکھا جائے

قرآن کریم کی بلاغت کا اعتراف

معزز معاصر "سیاست" لاہور (۱۹ ستمبر) ایک عربی اخبار کے حوالہ سے لکھتا ہے:-

"فلسطین میں سرکاری مدارس کے معلمین کی ایک کانفرنس اس غرض سے منعقد ہوئی۔ کہ مدارس کا نصاب تعلیم مقرر کیا جائے۔ اس موقعہ پر ایک مسیحی استاد نے جو یافہ کے مدرسہ کا اول معلم ہے۔ یہ ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ سرکاری مدارس کے اعلیٰ درجوں میں قرآن کی تعلیم لازمی کر دی جائے۔ تا کہ عیسائیوں کی آئندہ نسلیں قرآن کی بلاغت کے رہ سے محروم نہ رہیں۔ ان کی زبان درست ہو۔ اور ان میں بیان کا سلیقہ پیدا ہو"

یہ قرآن کریم کے اسلوب بیان اور اعلےٰ بلاغت کا اس طبقہ کی طرف سے اعتراف ہے۔ جس کی نظر صرف الفاظ تک ہی محدود رہتی ہے۔ اور جو اصل حقائق اور معارف تک پہنچنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ اگر ایسے لوگوں کو قرآن کریم کے مطالب سے آگاہ کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو یقیناً وہ اس کی تعلیمات پر عمل کرنا اپنے لئے باعث خیر و برکت سمجھیں۔ کاش مسلمان اس پہلو کی طرف توجہ کریں ❊

لنڈن کی فضا اور گاندھی جی

"ملاپ" (۱۸ ستمبر) یہ ذکر کرتا ہوا۔ کہ

"مہاتما گاندھی ہر روز صبح اٹھ کر میرا بائی مس سلیڈ کے ساتھ مل کر شری رام کے گن گان کرتے ہیں۔ اور

رگھو پتی راجا راگھو رام ❊ پتت پاون سیتا رام

کا گیت گاتے ہیں" لکھتا ہے:-

"لنڈن کی فضاء اس گیت سے ضرور صاف ہو گی۔ نہ معلوم کتنے یگوں کے بعد لنڈن میں شری رام کا گن گان ہونے لگا ہے"!

ہندوستان کی فضا جہاں اکیلے گاندھی جی ہی نہیں۔ بلکہ دوسرے لاکھوں کروڑوں ہندو بھی سالہا سال سے شری رام کا گن گان کرتے چلے آ رہے ہیں۔ جبکہ صاف نہیں ہوئی۔ بلکہ اور زیادہ مکدر ہوتی جا رہی ہے۔ اور اس میں یہی گن گان کرنے والوں کا ہاتھ ہے۔ تو کس طرح ممکن ہے۔ کہ لنڈن کی وہ فضا جو گاندھی جی کے سانس سے متاثر ہو رہی ہو۔ صاف ہو سکے ❊

کیا ویدمیں ستی کا کوئی ذکر نہیں

جب کبھی ہندوستان کے کسی حصہ میں کوئی ہندو عورت اپنے خاوند کے مرنے کے بعد خودکشی کر کے اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیتی ہے۔ تو اس پر ہندو اخبارات خاص قسم کے فخر کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کرتے ہیں۔ یہ ہندو دھرم کی اس تعلیم کا بے مثل اثر ہے۔ جو اس نے عورت کو خاوند کے متعلق دی ہے۔ حالانکہ ایسے واقعات کا موجب یا تو وہ ظلم و ستم ہوتا ہے جو ہندو بیواؤں کے ساتھ روا رکھا جاتا۔ اور انہیں زندہ درگور بنا دیتا ہے۔ یا پھر لواحقین کا جبر و تشدد ہوتا ہے۔ جو ہندو دھرم کی روایات کے مطابق شہرت اور نیکنامی حاصل کرنے کے لئے کرتے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے۔ روشن خیال اور تعلیم یافتہ ہندوؤں پر اب اس رسم کی جسے ستی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ نامعقولیت اور وحشت واضح ہو رہی ہے اس لئے انہوں نے اس کے خلاف آواز اٹھانی شروع کر دی ہے۔ چنانچہ "پرکاش" (۳۰ اگست) لکھتا ہے:-

"وید میں ستی ہونے کا کوئی منتر نہیں۔ بلکہ آتم گھات (خودکشی) کو مہا پاپ بتایا ہے کسی امر کو نقصان رساں اور خلاف عقل ہونے کے باعث ترک کر دینا تو بڑی اچھی بات ہے لیکن آریوں کی یہ جرأت نہایت افسوسناک ہے۔ کہ ایسے امور جنہیں سینکڑوں نہیں........

وفاتِ مسیح کا ثبوت نئے رنگ میں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ اب اس قدر نمایاں اور واضح ہو چکا ہے۔ کہ وہ لوگ جن کا سارا زور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ثابت کرنے پر صرف ہوا کرتا تھا۔ وہ بھی اب نہایت سادگی سے گفتگو کے وقت کہہ دیتے ہیں۔ چھوڑو اس مسئلہ کو اس میں کیا رکھا ہے۔ وہ مر گئے تو کیا۔ اور اگر زندہ ہیں۔ تو کیا۔ مگر چونکہ درحقیقت یہ مسئلہ بہت اہم اور ضروری ہے۔ اور حیات مسیح کو پیش کر کے عیسائیوں نے اسلام کی جڑوں پر کلہاڑا رکھا اس کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنا چاہا۔ اور لاکھوں نفوس کو توحید کے واضح اور صحیح عقیدہ سے برگشتہ کر کے تثلیث کے بے ہودہ عقیدہ میں جکڑ دیا۔ اس لئے ہمارے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ حیات مسیح کے عقیدہ کی بطالت ثابت کر دیں چنانچہ آج میں اس مسئلہ پر ایک نئے رنگ میں روشنی ڈالنا چاہتا ہوں ؛

ہر چیز کا ایک خاص حلقہ

ہم جب نظام عالم پر غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز کے لئے ایک حیّز لائقہ مقرر فرمایا ہے یہ الگ امر ہے۔ کہ ہم تمام اشیاء کے حیّز لائقہ معلوم کر سکیں یا نہ مگر حقیقت یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز کا ایک خاص دائرہ مقرر فرمایا ہے۔ جیسے فرمایا۔ کل فی فلک یسبحون

اور جب بھی کوئی چیز اپنے حیّز لائقہ کو چھوڑتی ہے۔ پھر دوبارہ اس دائرہ میں داخل نہیں ہو سکتی۔ ہاں اگر ضرورت ہو۔ تو پھر اللہ تعالیٰ ویسی دوسری چیز پیدا کر دیتا ہے ؛

مثلاً ہم دیکھتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ آم کے درخت پر آم کا پھل پیدا کرتا ہے۔ تو اس پھل کا حیّز لائقہ یعنی اس کا مستقر یہی ہے کہ وہ اپنی ٹہنی سے چمٹا رہے۔ اور جب ہوا کا جھونکا آئے۔ تو ٹہنی کی لمبائی کی مقدار تک دائیں بائیں حرکت کر سکے۔ مگر جب آم کا پھل ٹہنی سے جو اس کا پہلا مستقر تھا جدا ہو جائے خواہ پک کر خود گر جائے یا کوئی لڑکا اس کو توڑ لے۔ یا ہوا کا تیز اور تند جھونکا اس کو اسکی شاخ سے الگ کر دے۔ غرض جس طرح بھی وہ اپنے مستقر سے الگ ہو۔ پھر خواہ ہزار کوشش کی جاوے آم اپنی ٹہنی سے اپنا وہ تعلق جو اسکو ٹوٹنے سے قبل حاصل تھا۔ قائم نہیں کر سکے گا۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس ٹہنی میں دوسری دفعہ نیا آم پیدا کر دے۔ مگر خدا تعالیٰ کی غیرت و قدرت کبھی گوارا نہ کریگی۔ کہ پھر اسی آم کو اس کے پہلے حیّز یعنی اسی ٹہنی کے ساتھ چمٹا دے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت کے خلاف ہے۔ اور وہ فرما چکا ہے۔ لن تجد لسنت اللہ تبدیلا ؛

اسی طرح مثلاً انسان کے پیدا ہونے سے قبل اس کا حیّز لائقہ شکم مادر ہوتا ہے۔ مگر جب وہ کسی طرح اپنے مستقر اول سے الگ ہو جائے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت دوبارہ اس کا تعلق رحم مادر سے پیدا نہیں کر سکتی۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔ تو مرد و عورت کے دوبارہ تعلق کے بعد دوسرا بچہ تو وہاں پیدا کر دیگا۔ مگر خارج شدہ بچہ کبھی اس کے مستقر اولیٰ یعنی رحم میں داخل نہ فرمائیگا۔ یہی دنیا کی ہر ایک چیز کا حال ہے۔ کہ اس کے لئے الگ الگ مستقر مقرر ہیں۔ جب کوئی چیز اپنے پہلے مستقر کو چھوڑتی ہے۔ تو اس کے لئے دوسرا مستقر مقرر کیا جاتا ہے۔ اور اس سے نکلنے کے بعد تیسرا۔ علیٰ ہذا القیاس نیا مستقر تو تیار کیا جائیگا۔ مگر یہ کبھی نہیں ہوگا۔ کہ پہلے مستقر میں لوٹایا جائے۔ غور کرنے سے ہزاروں مثالیں اس کلیہ قاعدہ کی تصدیق کرتی ہوئی ملینگی ؛

انسان کا حیّز لائقہ

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے دیگر مخلوق کی طرح انسان کے لئے بھی ایک مستقر اور حیّز لائقہ مقرر فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ ولکم فی الارض مستقر۔ اے انسانو! تمہارے لئے حیّز لائقہ میں نے زمین کو مقرر کیا ہے پھر فرمایا۔ فیھا تحیون وفیھا تموتون ومنھا تخرجون۔ یعنی اے انسانو! میں نے تمہارے لئے تمہارا حیّز لائقہ زمین کو مقرر کیا ہے۔ تم اس اپنے حیّز یا مستقر سے کسی صورت میں نہیں نکل سکتے۔ نہ زندگی میں اور نہ مرنے پر گویا انسان کے لئے اس کا مستقر زمین ہے۔ اس مستقر سے نہ بقید حیات نکل سکتا ہے۔ نہ بعد الوفات کسی دوسری جگہ جا سکتا ہے ؛

اس آیت کریمہ میں انسان کی دو حالتوں کے مطابق اس کے دو حیّز بیان فرما دیئے ہیں۔ پہلا حیّز حیات ہے۔ دوسرا وفات جب پہلے حیّز سے تجاوز کر کے دوسرے حیّز میں چلا جائیگا۔ تو پھر پہلے حیّز میں نہیں آ سکتا۔ یعنی جب حیّز حیات سے حیّز وفات میں چلا جائے گا۔ تو پھر حیّز حیات میں ہرگز نہیں آ سکتا۔ اور پھر ان دونوں حالتوں کے وارد ہونے کا مقام زمین کو قرار دیا ہے ؛

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حیّز لائقہ

اب ہم دیکھتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی انسانوں میں سے ایک انسان ہی تھے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ بھی فرماتا ہے۔ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم۔ پس جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی انسان ہی ہیں۔ اور انسانوں کے لئے زمین کو ہی مستقر بنایا ہے۔ خواہ وہ بقید حیات ہوں۔ اور خواہ وفات شدہ۔ تو گویا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انسان تسلیم کرنے اور انسانوں کا مستقر زمین کو ہی تسلیم کرنے سے مندرجہ ذیل امور وضاحت ثابت ہوتے ہیں ؛

(۱) اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ تو بھی اسی زمین میں ہیں۔ اور اگر وفات شدہ ہیں۔ تو بھی اسی زمین میں ہیں۔ کسی صورت میں بھی وہ انسان ہوتے ہوئے اپنے مستقر سے الگ نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں فرمایا ہے۔ الم نجعل الارض کفاتاً احیاءً و امواتاً۔ کہ زمین کو ہم نے ایسی حالت بنایا ہے۔ کہ یہ انسان کو نہ اس کے زندہ ہونے کی صورت میں اپنے سے الگ ہونے دیتی ہے۔ اور نہ مردہ ہونے کی صورت میں پھر

اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے

(۲) اگر بفرض محال حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے اس حیّز لائقہ یعنی زمین سے الگ کئے گئے ہوں۔ تو پھر دوبارہ اس زمین پر کبھی نہیں آ سکتے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہ قانون ہے۔ کہ جب بھی کوئی چیز اپنے حیّز لائقہ سے الگ ہو جاتی ہے۔ تو پھر دوبارہ اس حیّز میں واپس نہیں آ سکتی۔ ہاں اگر ضرورت ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے قائم مقام دوسری چیز پیدا کر دیتا ہے۔ پس اس اصل کے ماتحت اگر دنیا کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ضرورت ہے۔ تو پہلے حضرت عیسیٰ اپنا حیّز چھوڑ چکنے کی وجہ سے چونکہ دوبارہ اس حیّز یعنی زمین میں قدم نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ دوسرا عیسیٰ پیدا کر دیگا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کر کے آپ کا نام عیسیٰ رکھا۔ تاکہ اس کا اٹل قانون قائم رہے۔ اور اس کی قدرت کا جلوہ پھر ایک بار دنیا پر ظاہر ہو ؛

آسمان پر انسان نہیں جا سکتا

(۳) اگر اس بات کو صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر چلے گئے ہیں۔ تو لازماً یہ ماننا پڑے گا۔ کہ وہ انسان نہ تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرما دیا ہے۔ کہ انسان کے لئے اس کا حیّز لائقہ زمین ہی ہے۔ نہ کہ آسمان۔ پس آسمان پر جانے کی صورت میں ان کو عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق نعوذ باللہ خدا یا خدا کا بیٹا تسلیم کرنا پڑے گا۔

حضرت عیسیٰ وفات پا گئے

(۴) جب خدا تعالیٰ نے فرما دیا۔ کہ فیھا تحیون۔ یعنی انسان زمین میں ہی زندہ رہ سکتا ہے۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگر زمین سے اٹھائے گئے ہیں۔ تو اپنے حیّز لائقہ یعنی زمین کی حدود سے باہر جاتے ہی یقیناً وفات پا گئے ہوں گے ؛

مگر حیّز لائقہ سے باہر ہوتے وقت وفات پانا تو درکنار دوسرا قانون کہ فیھا تموتون یعنی اے انسانو! تم کو موت بھی اسی زمین میں آئیگی۔ ان کو اس حیّز سے بقید حیات باہر جانے ہی نہیں دیتا۔ لہذا بلاشبہ جس وقت بھی وہ زمینی حدود کو چھوڑ کر آسمانی حدود میں داخل ہونے والے ہونگے۔ فوراً مر گئے ہوں گے ؛

ایک اعتراض کا جواب

بعض لوگ نادانی سے یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ ہوائی جہاز میں انسان اس زمین سے اونچے اڑ کر چلے جاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ صرف زمین ہی انسان کا مستقر اور حیّز لائقہ نہیں۔ مگر انکو معلوم ہونا چاہیئے اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو بھی زمین میں ہی شمار کیا ہے۔ جیسے فرمایا۔ جعلنا فیھا رواسی۔ میں پوچھتا ہوں۔ کیا وہ لوگ جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر آباد ہیں۔ انکو زمین پر تصور نہیں کیا جاتا۔ کیا وہ آسمانی مخلوق کہلاتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ جہاں تک پہاڑ کی انتہائی بلندی ہے۔ وہاں تک زمین کی حد ہے۔ اور ابھی تک بلند سے بلند چوٹی (ماؤنٹ ایورسٹ) ۲۹ ہزار فٹ تسلیم کی گئی ہے اس سے معلوم ہوا۔ کہ ۲۹ ہزار فٹ کی بلندی زمین میں شامل ہے جو جہاز اتنی بلندی تک اونچا چلا جائے۔ وہ اپنے مستقر میں ہی ہوگا گو ابھی تک اس بلندی تک کوئی پہنچ نہیں سکا۔ کیونکہ وہاں جاکر دونوں حیّز یعنے حیّز زمینی اور حیّز آسمانی مل جاتے ہیں۔ اسلئے جو شخص بھی وہاں جانے کی کوشش کرتا ہے۔ موت سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔

حضرت عیسیٰ کا اپنا بیان

اگر قرآن کریم پر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ اس قانون کی طرف واضح الفاظ میں اشارہ کر چکے ہیں۔ جیسا کہ فرماتے ہیں۔ کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم۔ اے اللہ جب تک میں ان میں تھا۔ اور میرا حیّز اولیٰ یعنی فیھا تحیون والا میرے لئے قائم رہا۔ میں ان پر شاہد ہو سکتا تھا۔ مگر جب میرا حیّز اولیٰ ختم ہوا۔ اور فلما توفیتنی کے ماتحت دوسرا حیّز یعنے فیھا تموتون والے حیّز میں تو مجھے لے گیا۔ تو پھر تو ہی ان کا محافظ و نگہبان ہو سکتا ہے۔ جس کا حیّز بدلتا نہیں (یعنے اے اللہ تیری ذات) کیونکہ ہر مخلوق کے لئے تیرا یہی قانون ہے کہ جب وہ اپنا ایک حیّز لائقہ کلی طور پر چھوڑ دے۔ تو پھر دوبارہ اسی حیّز میں تیری غیرت آنے نہیں دیتی۔ کیونکہ اگر تو چاہے۔ تو اس کی مثل پیدا کر سکتا ہے۔ پس اے میرے رب جس صورت میں اپنے پہلے حیّز میں واپس ہی نہ جا سکتا تھا۔ تو میں ان کے متعلق کیا شہادت دے سکتا ہوں۔

کیا ہی صاف بات تھی۔ مگر نامعلوم کیوں اودھر خیال نہ کیا گیا میں تو کہتا ہوں۔ فرض کرو۔ فلما توفیتنی کے معنے وفات نہیں۔ بلکہ آسمان پر جانا ہیں۔ تب بھی ہمارا مدعا ثابت ہے۔ کیونکہ ہر دو صورتوں میں یعنے وفات شدہ ہونے کی صورت میں اور آسمان پر جانے کی صورت میں بھی وہ اپنا زمینی حیّز چھوڑ چکے ہیں۔ اور یہ ثابت شدہ امر ہے۔ کہ جب کوئی چیز اپنا پہلا حیّز چھوڑ دیتی ہے۔ تو پھر دوبارہ اس میں نہیں آسکتی۔ لہٰذا حضرت عیسیٰ بفرض محال اگر آسمان پر چلے بھی گئے ہوں۔ تو بھی اس دنیا میں دوبارہ نہیں آسکتے۔ ہاں عند الضرورت مثیل عیسیٰ آسکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آگئے (خاکسار عبدالغفور مولوی فاضل)

تمدن اسلام

قیامِ امن کے لئے اسلامی احکام

گذشتہ قسط میں بعض وہ اسباب و علل بیان کر کے جن سے نقض امن اور فساد و خونریزی کی ابتدا ہوتی ہے۔ بتایا گیا ہے۔ کہ اسلام نے کس خوش اسلوبی کے ساتھ ان سے اجتناب کی تعلیم دی ہے۔ ان کے علاوہ دنیا میں جھگڑے اور لڑائی کی بعض اور وجوہات بھی ہیں اور آج کی صحبت میں ان کے متعلق اسلام کی ہدایات پیش کی جائینگی

ناجائز طرفداری کی ممانعت

انسانی تمدن اور ذہنیت پر نظر ڈالنے سے ادنیٰ تدبر سے یہ بات معلوم ہو سکتی ہے۔ کہ افراد یا حکومت کے ذمہ وار ارکان کے دل میں یہ یقین کہ ان کی قوم ان کے ساتھ ہے۔ بہت سی صورتوں میں خوفناک جھگڑے پیدا کر دیتا ہے۔ غیر تربیت یافتہ اور اعلےٰ اخلاق سے محروم لوگوں پر ایسے وقت بھی آجاتے ہیں۔ کہ اپنی طبیعت کی افتاد کے باعث خواہ مخواہ اور بے حقیقت سی بات پر ان کا دل دوسرے سے رنجیدہ اور کبیدہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ فوری جوش اور غصہ کی شدت انہیں عاقبت بینی اور مآل اندیشی کے پاکیزہ جذبات سے یکسر عاری کر دیتی ہیں۔ ایسے وقت میں اگر کوئی چیز انہیں عملاً فساد اور جھگڑے کی طرح ڈالنے سے باز رکھ سکتی ہے۔ تو وہ صرف اپنی کمزوری بے بسی۔ اور اپنی قوم یا متعلقین کی انصاف پسندی۔ اور ان کے متعلق یہ خیال کہ وہ ناجائز طرفداری کے لئے کسی صورت میں بھی آمادہ نہ ہونگے اگر کسی کو یہ یقین ہوگا۔ کہ میرے رشتہ داروں یا قوم میں سے ایک شخص بھی میری ناجائز طور پر امداد نہ کرے گا۔ تو وہ مجبور ہوگا۔ کہ فوری جوش کو دبائے۔ اور بلاوجہ فتنہ و فساد کھڑا نہ کرے۔ لیکن اگر اسے اپنی پشت پر ایک طاقت دکھائی دیتی ہو۔ جو ہر حالت میں خواہ وہ ظالم ہو۔ یا مظلوم اس کی حمایت کے لئے میدان میں نکل آئیگی تو وہ نہایت بیباکی کے ساتھ دوسرے کے گلے پڑ کر ایک مستقل فساد کی بنیاد کھڑی کر دے گا۔ اور اسی خیال یعنے ہر حالت میں اپنی قوم سے امداد کی توقع ہی بعض حکومتوں کو دوسری بے گناہ اور پرامن اور کمزور حکومتوں پر حملہ کی جرأت دلاتی ہے۔ لیکن اگر ہر فرد و بشر اس تعلیم پر عامل ہو جو دین الفطرۃ کا جزو ہے یعنے انصر اخاک ظالما کان او مظلوما تو ان جنگوں کا جن کی بنیاد صرف بعض بدنیت مگر صاحب اقتدار اشخاص کی بدباطنی پر ہوتی ہے۔ فوراً انسداد ہو سکتا ہے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے یہ ارشاد فرمایا۔ تو ان کی طرف سے سوال کیا گیا۔ کہ ظالم کی امداد کا کیا طریق ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ظالم کی صحیح مدد یہی ہے۔ کہ اسے ظلم سے باز رکھا جائے اور دوسروں پر ظلم کرنے سے جو دراصل اپنے نفس پر ظلم کے مترادف ہے۔ روکا جائے۔ ......

ناجائز طرفداری کے نقصانات

اس وقت قومی تعصب اس قدر بڑھ گیا ہے۔ کہ جب اپنی قوم کا سوال پیدا ہو۔ تو سب لوگ بغیر غور و فکر ایک آواز پر جمع ہو جاتے ہیں۔ اور یہ نہیں سوچتے۔ کہ ظالم کون ہے۔ اور مظلوم کون۔ ہندوستان کے مختلف شہروں میں آئے دن جو فسادات ہوتے رہتے ہیں۔ ان کی تہ میں بھی دراصل یہی کیڑا کام کر رہا ہے۔ جسکا ازالہ اسلام نے مندرجہ بالا تعلیم کے ذریعہ کرنا چاہا۔ بازار میں دو مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے دو اشخاص باہم لڑ پڑتے ہیں۔ اور بعد میں جو آتا ہے۔ وہ بلا سوچے سمجھے اور اصلیت کا پتہ لگائے بغیر اپنے قوم کے آدمی کی حمایت شروع کر دیتا ہے۔ حالانکہ چاہیئے یہ کہ دونوں میں سے جو بھی قصوروار ہو۔ اسے سرزنش کی جائے۔ اور مظلوم کی حمایت کی جائے۔ اگر اسلام کے پیش کردہ اصل کو ملحوظ رکھا جائے۔ تو نہ صرف یہ کہ وقتی فسادات اور باہمی سر پھٹول کا خاتمہ ہو جائے۔ بلکہ بہت سی ملکی جنگوں اور خونریزیوں کا بھی سد باب ہو سکتا ہے۔

حب الوطنی اور حب الانسانیت کی اعلیٰ تعلیم

اس مختصر سے جملہ میں اسلام نے حب الوطنی اور حب الانسانیت کے جذبات کو نہایت لطیف پیرایہ میں یکجا کر دیا ہے۔ جب ایک شخص اپنی قوم کے افراد کو دوسروں پر ظلم کرنے سے باز رکھتا ہے۔ اور ان کے حقوق پر دست درازی نہیں کرنے دیتا۔ تو دوسرے الفاظ میں وہ اعلیٰ درجہ کی حب الوطنی بلکہ حب الانسانیت کا ثبوت دیتا ہے۔ کیونکہ اس سے زیادہ حب الوطنی اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ اپنے اہل وطن کو ایسی حرکات سے روکا جائے جو انہیں دوسروں کی نظروں میں ذلیل و رسوا اور غیر مہذب اور غیر متمدن ثابت کریں۔

قومی اور نسلی تفاخر

اس کے علاوہ دنیا میں باہمی فسادات کی ایک وجہ قومی اور نسلی تفاخر بھی ہے۔ ایک قوم دوسری کو حقیر اور ذلیل سمجھتی ہے اور اپنے آپ کو صاحب عزت اور فضیلت۔ یہ جذبہ بھی دراصل نسل انسانی کے اندر بگاڑ اور فساد کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ تاریخ عالم میں کئی ایک ایسی جنگیں موجود ہیں۔ جن کی بنا صرف یہی واہیات خیال تھا۔ دور کیوں جاؤ ہندوستان میں آکر آریوں نے یہاں کی قدیم اقوام کے ساتھ جو ظالمانہ اور غیر منصفانہ سلوک کیا۔ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا تھی۔ کہ آریہ اپنے نسلی تفاخر اور قومی فضیلت کے دعویٰ کے ساتھ یہ گوارا نہ کر سکتے تھے۔ کہ ان کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے اصل باشندے بھی رہیں۔ اس وقت اچھوت اقوام میں جو بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اسے مد نظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر ایک غیر ملکی طاقت سد راہ نہ ہو۔ تو یقیناً ہندوؤں کا بے جا تفاخر اور دوسروں کو ذلیل سمجھنے کی ذہنیت ایک خونریز جنگ پر منتج ہو۔ علاقہ بمبئی و مدراس وغیرہ میں ہندوؤں کی اسی ذہنیت نے وہاں کے ہندوؤں اور اچھوتوں کے تعلقات میں انتہائی کشیدگی پیدا کر رکھی ہے۔ اور اس کا

اظہار نہ ہو۔ اچھوت لوگ قانون کی حد کے اندر رہتے ہوئے کرتے رہتے ہیں۔ ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس حقیقت سے انکار کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ اگر ہندو قوم نے اس بے ہودہ ذہنیت کو ترک نہ کیا۔ تو اس کے نتیجہ میں جلد یا بدیر خطرناک جنگ ضرور ہو کر رہے گی۔

اسلام کی تعلیم مساوات

لیکن اگر دنیا اس لحاظ سے بھی وہی اصول اپنے لئے بطور مشعل راہ رکھے۔ جو قرآن کریم نے تجویز فرمائے ہیں۔ تو ایسے امکانات دور ہو سکتے ہیں۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرا منھم یعنے کوئی قوم دوسری قوم کو حقیر نہ سمجھے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ وہ کل کو اس سے بہتر حالت کو پہنچ جائے۔ تلک الایام نداولھا بین الناس۔ یعنے ترقی و تنزل کے دن کسی قوم کے ساتھ ہمیشہ یکساں نہیں رہتے۔ یہ حالات بدلتے رہتے ہیں۔ اور ذلیل سمجھی جانے والی اقوام معزز اور معزز کہلانے والی ذلیل ہو جاتی ہیں۔ ترقی تنزل سب کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ کوئی قوم شروع سے نہ ایک ہی حالت پر چلی آرہی ہے اور نہ ہی آئندہ رہے گی۔ گویا دوسرے الفاظ میں اسلام مساوات انسانی کی تعلیم دیتا ہے۔ یعنے سب لوگوں کو بلحاظ انسانیت یکساں سمجھا جائے۔ اور سچ بھی یہی ہے۔ کہ جب تک دنیا میں یہ خیال پیدا نہ ہو جائے۔ کہ ہم سب ایک ہی جنس سے ہیں حقیقی امن قائم نہیں ہو سکتا۔

تحریک چندہ خاص کے متعلق جماعت احمدیہ کے مخلصانہ کارنامے

تحریک چندہ خاص کے ساتھ ایک فارم ارسال کیا گیا تھا۔ اور لکھا گیا تھا کہ جن جماعتوں کے فارموں میں خصوصیات ہونگی۔ ان کے نام شائع کئے جائیں گے۔ ذیل میں ایسے نام دیئے جاتے ہیں۔

جماعت راعی والا رعیہ۔ منشی غلام رسول صاحب اپنی وصیت کا ۱/۱۰ حصہ اپنی ماہوار آمد سے ادا فرماتے ہیں انہوں نے اپنی ایک ماہ کی آمدنی -/۱۸ یکمشت ادا کی ہے۔

جماعت سنام۔ منشی عنایت علی خان صاحب نے اپنی ماہوار آمدنی مبلغ -/۷۰ کی رقم یکمشت ادا کی ہے۔ اسی طرح میاں علی نواز صاحب چپڑاسی نے بھی عللہ ماہوار آمد یکمشت ارسال فرمائی ہے۔

توپخانہ نمبر ۱۴ کے صوبہ دار نظام الدین صاحب اپنا اور اپنے احباب کا چندہ باقاعدہ ماہوار باشرح ارسال کیا کرتے ہیں۔ آپ نے اطلاع دی ہے۔ کہ میں نے تمام حاضر احباب سے باقاعدہ اور باشرح وعدہ لے لیا ہے۔ دو احباب اس وقت رخصت پر ہیں۔ ان کا وعدہ واپسی رخصت پر لے کر ارسال کروں گا۔ جو دوست حاضر ہیں۔ انہوں نے اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۳ حصہ مجھے ادا کر دیا ہے۔ اور میں نے اپنی ماہوار آمدنی مبلغ -/۹ ۱۵ روپیہ یکمشت ادا کی ہے۔

صوبہ دار صاحب نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ میں چار ماہ کی رخصت پر رہا ہوں۔ رخصت پر جاتے وقت میں اپنا چندہ عام ستمبر تک پیشگی ادا کر گیا تھا۔ اب میں چندہ اکتوبر، نومبر، دسمبر تک کا یکمشت ایک ماہ کی آمد دیکر ادا کر رہا ہوں۔ رخصت کی وجہ سے اخراجات بہت ہوئے۔ لیکن حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم کی تعمیل میں۔ اور سلسلہ کی ضروریات کے سبب اپنے اخراجات کو پس پشت ڈالتے ہوئے یکمشت رقم ارسال ہے۔ کل چندہ -/۷/۲۷ بذریعہ منی آرڈر بھیجا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ ڈنگہ۔ حافظ احمد الدین صاحب نے اپنی تنخواہ سالم -/۱۷ روپے یکمشت ارسال کی ہے۔

ڈاکٹر رحیم بخش صاحب۔ میڈیکل افسر ال ضلع جھنگ نے اطلاع دی ہے۔ کہ میں ڈسٹرکٹ بورڈ ملازم ہوں۔ تنخواہ دوسرے تیسرے مہینے ملتی ہے۔ جولائی ادا ہے۔ -/۱۲۱ روپیہ اپنی ماہوار آمد تنخواہ سے پ کروں گا۔

ضیاء الحق صاحب ٹھیکہ دار صفی پور ضلع اناؤ لکھتے ہیں میں ٹھیکہ داری کا کام کرتا ہوں میری آمدنی مقررہ نہیں ہے اس ماہ میں -/۶۰ کی آمد ہوئی ہے اس کا نصف -/۳۰ ارسال کرتا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اگلے ماہ زیادہ آمد عطا فرمائی۔ تو میں اس کا بھی نصف ارسال کروں گا۔ میں چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی کے حکم کی تعمیل جلد سے جلد کروں۔ دو قسط میں ایک ماہ کی آمد پوری کرنے کا مصمم ارادہ ہے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ روشن سے ڈاکٹر جمعدار محمد عالم صاحب نے جو فارم پر کرکے ارسال کیا ہے۔ اس میں ۱۶۱ کی رقم درج ہے۔ مکرمی محمد ابراہیم صاحب نے بجائے ۱۳۱ کے -/۲۰۱ کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور حمید اللہ صاحب نے لکھا ہے۔ الحمد للہ کہ یہ موقع اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہم غریبوں کو خلیفہ برحق کے زمانہ میں عطا فرمایا۔ ایسے موقعے روز روز کہاں میسر آتے ہیں۔ سید محمد امیر علی صاحب اس ماہ ریٹائر ہو کر گھر جا رہے ہیں۔ سید صاحب موصوف نے اپنے امام کی آواز پر یکمشت اپنی ایک ماہ کی پنشن مبلغ -/۱۰۰ روپیہ عطا فرمائی اور کہا کہ شاید گھر جا کر ادا کرنے میں سستی ہو جائے۔ اور کہ نامعلوم کب پنشن ملے۔ اس لئے یہاں ہی ادا کرتا ہوں۔

دیگر احباب جماعت نے بھی حضرت اقدس کی تحریک پر خوشی سے لبیک کہتے ہوئے ایک تہائی رقم ادا کر دی۔ میرے جیسے نالائق کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی دعا سے حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی۔

ڈاکٹر محمد عبد الرحمن صاحب چترال دو قسطوں میں اپنی -/۱۰۰ آمد ادا کریں گے۔

جماعت احمدیہ ہرسیاں ضلع گورداسپور زمیندار احباب کی جماعت ہے۔ حتی الوسع تمام احباب نے چندہ خاص کا وعدہ کیا ہے۔ -/۸/۸۲ کی رقم بنی ہے۔ امید ہے کہ احباب بروقت اپنے وعدہ کا ایفا کرتے ہوئے حضرت کی دعائیں لیں گے۔

جماعت سیکھواں ضلع گورداسپور کے سکرٹری میاں امام الدین صاحب نے جو فارم ارسال فرمایا ہے۔ اس پر تمام احباب کے وعدے درج ہیں۔ اس جماعت میں پیشہ ور اور کچھ زمیندار احباب ہیں۔ سکرٹری صاحب نے کام محنت سے کیا ہے۔ موجودہ رقم -/۱۰۶ ہے۔ لکھا ہے کہ احباب کی مالی حالت بہت کمزور ہے۔ تین قسط میں رقم داخل ہو جائیگی۔

جماعت آبادان - کا فارم بذریعہ ہوائی ڈاک ملا ہے۔ مرزا برکت علی صاحب امیر جماعت کی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے کہ شیخ حبیب اللہ صاحب نے ۱۰۰/- پیشگی ادا کر دیا ہے۔ کل وعدہ جماعت کا ۶۵۰/- ہے - یہ رقم ٹھیک وقت کے اندر پہونچ جائے گی۔ آپ جماعت آبادان کی طرف سے اطمینان رکھیں۔ کہ چندہ کی ایک ایک پائی مطابق بجٹ آپ کو ادا کی جائیگی - انشاء اللہ ؞

کرینگ ضلع کٹک محمد عبدالستار صاحب کی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے کہ وعدوں کی کل رقم ۳۲۴/۱۴/- ہے - اس جماعت کو پانچ حلقوں میں تقسیم کر کے ہر ایک حلقہ کے لئے محصل مقرر کئے گئے ہیں ؞

میں آنریری انسپکٹر مولوی عبدالستار صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں - اور پریزیڈنٹ اور جنرل سکرٹری اور محصل صاحبان سے قوی امید کرتا ہوں کہ وہ حضرت اقدس کے حکم کی تعمیل میں پوری توجہ سے کام کر کے چندہ وصول کریں گے - اور حضرت کی دعاء خاص کے مستحق ہوں گے۔

جماعت احمدیہ علی پور کھیڑہ ضلع مین پوری کا وعدہ ۱۰۰/۴ کا موصول ہوا ہے - منشی امام الدین صاحب نے لکھا ہے - عرصہ پانچ ماہ سے تنخواہ نہیں ملی - سخت پریشانی کا عالم ہے - تاہم حضرت اقدس کے حکم کی تعمیل میں چندہ خاص قرض لے کر ادا کر رہا ہوں ؞

جماعت احمدیہ راولپنڈی کی نسبت بابو امین الحق محصل کی رپورٹ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک راولپنڈی میں بہت موثر ہوئی - جناب چوہدری اعظم علی خان صاحب سب جج و چوہدری مختار احمد صاحب ایاز اور شیخ غلام محمد صاحب اختر نے اپنی وصیت بجائے ۱/۱۰ کے ۱/۳ حصہ کر دی ہے - اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

شیخ غلام محمد صاحب اختر نے تین ماہ کا چندہ یک مشت مبلغ ۲۰۰/- ادا کر دیا ہے - نیز مندرجہ ذیل احباب نے قسط نقد ادا کر دی ہے۔

نام	روپے	آنے	پائی
چوہدری رحمت خاں صاحب			
سید فتح علی شاہ صاحب	۲۹	۔	۰
چوہدری اعظم علی خانصاحب سب جج	۹۱	۱۱	۰
قاضی محمد رشید صاحب	۳۱	۰	۰
مرزا محمد حسین صاحب کوہاٹی	۱۴	۰	۰
شیخ فیض القادر صاحب قادیانی	۱۳	۰	۰
چوہدری اظہر احمد صاحب	۹	۰	۰
مولوی عبدالغفور صاحب	۱۲	۰	۰
مولوی محمد امین صاحب	۸		
مرزا ابوسعید صاحب	۱۵	۰	۰
چوہدری غلام سرور صاحب	۳۰	۰	۰
چوہدری محمد رشید صاحب	۳۰	۰	۰
راجہ علی محمد خان صاحب افسر مال	۱۳۵	۰	۰
چوہدری مختار احمد صاحب ایاز	۲۰	۰	۰

پہلی قسط کی رقم وصول کر کے روپیہ وقت پر ارسال ہوگا

جماعت احمدیہ آگرہ کا فارم چندہ خاص ۲۲۳/۳/۷ کا آیا ہے - امید ہے کہ وقت پر وعدوں کا ایفا کیا جائیگا ؞

ناظر بیت المال قادیان

انجمن احمدیہ کوہاٹ کے کارکن

انجمن احمدیہ کوہاٹ نے اپنے حسب ذیل کارکن منتخب کر کے اطلاع دی ہے - جن کی منظوری کا اعلان کیا جاتا ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

عہدہ	نام
جنرل سکرٹری سکرٹری تعلیم و تربیت مہتمم لائبریری خطیب	مولوی صدر الدین صاحب
سکرٹری مال سکرٹری تبلیغ	مولوی فخر الدین صاحب
سکرٹری وصایا	سید محمد حسین صاحب بی۔ اے
سکرٹری امور خارجہ	چوہدری خلیل الرحمن صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

موصی اصحاب کے لئے اعلان

وصیت کی مد میں احباب وصیت کنندگان کی جانب سے جو رقم آتی ہیں - ان میں اس امر کی توضیح نہیں کی جاتی - کہ آیا رقوم مسلہ حصہ آمد کی مد کی ہیں - یا حصہ جائداد کی - صرف وصیت کا لفظ لکھا ہوتا ہے - جو بالکل ناکافی ہے - صرف وصیت لکھنے سے رقم صحیح مد میں داخل نہیں کی جا سکتی - اس لئے آئندہ احباب رقوم کے ساتھ وصیت حصہ آمد یا وصیت جائداد ضرور لکھا کریں - اگر صرف حصہ آمد یا حصہ جائداد لکھ دیں تو بھی کافی ہے ؞

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

ایک تبلیغی دورہ کا پروگرام

ذیل میں مولوی محمد حسین صاحب مبلغ کے تبلیغی دورہ کا پروگرام درج کر کے ہر جگہ کی مقامی انجمن احمدیہ کے کارکنوں خصوصاً تبلیغی سکرٹری صاحبان سے گزارش کی جاتی ہے - کہ وہ مولوی صاحب کے دورہ کو کامیاب بنانے کی پوری پوری کوشش کریں

ناظر دعوۃ و تبلیغ

مقام	از	تا
خاص پٹیالہ	۲۵ ستمبر	۲۸ ستمبر
سامانہ ریاست پٹیالہ	۲۹ ستمبر	۳ اکتوبر
پائل " "	۴ اکتوبر	۷ "
مالیر " "	۸ "	۱۰ "
نابھہ ریاست	۱۱ "	۱۴ "
سنگرور ریاست جیند	۱۵ "	۱۹ "
لدھیانہ خاص	۲۰ "	۲۴ "
رائیکوٹ ماچھیواڑہ غوث گڑھ	۲۵ "	۲۹ "
چک لوہٹ ضلع لدھیانہ	۳۰ "	۳ نومبر
کھرڑ ضلع انبالہ	۴ نومبر	۸ "
سرہند ریاست پٹیالہ	۹ "	۱۳ "
خانپور " "	۱۴ "	۱۸ "
بنوڑ " "	۱۹ "	۲۲ "
بیراور	۲۳ "	۲۷ "
ساڈھورہ ضلع انبالہ	۲۸ "	یکم دسمبر
رجولی " "	۲ دسمبر	۶ دسمبر
کالکا " "	۷ دسمبر	۱۰ دسمبر

قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ

احباب یہ سن کر خوش ہوں گے - کہ جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور نے قران مجید کا جو گورمکھی ترجمہ کیا ہے - وہ پریس میں جا چکا ہے - اور اس کا آٹھواں پارہ چھپ رہا ہے - ہندی ترجمہ قرآن چھبیس پارہ تک ہو چکا ہے - گورمکھی ترجمہ کے بعد اس کی اشاعت کی طرف توجہ کی جائے گی - جناب شیخ صاحب موصوف کی یہ سعی نہایت ہی قابل تعریف ہے - اور جماعت کے لئے باعث فخر - احباب دعا فرمائیں - کہ خدا تعالیٰ اس کے نیک نتائج پیدا کرے - اور گورمکھی دان پبلک کیلئے مشعل ہدایت بنائے ؞

جھنگ میں پنجاب پراونشل کانگرس کا جلسہ

مسلمانانِ علاقہ جھنگ پر ہندوؤں کے مظالم

پنجاب پراونشل کانفرنس کا اجلاس ماہ حال کے آخری ہفتہ میں تین دن کے لئے جھنگ مگھیانہ میں ہونا قرار پایا ہے۔ اور اس کی کامیابی کے لئے مقامی کانگرس کمیٹی کی طرف سے بڑے زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور بڑے بڑے نامور مسلمان رہنمایان کانگرس مثلاً "سرحد کے گاندھی" خان عبد الغفار خاں اور "ہند کے امام" مولانا ابو الکلام آزاد وغیرہ کی تشریف آوری اور شمولیت کے اعلان کئے جا رہے ہیں۔

دونوں قصبوں میں مسلمانوں کی آبادی نصف سے بہت زیادہ ہے۔ اور بیرونجات میں تمام ضلع بلحاظ تعداد آبادی و ملکیت اراضی تقریباً خالص اسلامی ہے۔

ضلع بھر کے مسلمان کیا قصباتی اور کیا دیہاتی تمام و کمال بلا استثنا خفیف کانگرس کی تحریک سے دور رہے ہیں۔ اور یہ تحریک اس ضلع میں جہاں کہیں بھی کم و بیش ہے۔ خالص ہندوانہ ہے۔ اور اب پراونشل کانفرنس کا انعقاد اور اتنے بڑے اسلامی لیڈروں کی شمولیت کا اعلان صاف بتلاتا ہے۔ کہ یہ جھنگ کے ناخواندہ اور بھولے بھالے بد قسمت مگر غیور مسلمانوں کے پھنسانے کیلئے جال بچھایا جا رہا ہے۔ اس موقعہ پر چند واقعات مختصر اور مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر اپنے ہندو بھائیوں خصوصاً کارکنان کانگرس اور مسلمان کانگرسی لیڈروں اور مسلمانان ضلع جھنگ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

ملک میں حکومت خود اختیاری یا سوراج کی پہلی منزل قصبات کی میونسپل کمیٹیاں ہیں۔ انکے طریق عمل سے سوراج کی آئندہ منزلوں کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے۔ میونسپل کمیٹی جھنگ مگھیانہ میں مسلمانوں کی اکثریت کے باوجود منتخب ہندو اور مسلمان ممبروں کی تعداد برابر ہے۔ مگر دو سرکاری افسر ممبروں کے ہندو ہونیکی وجہ سے ہندوؤں کی دو دو ووٹوں کی میجارٹی ہے۔ حال کے انتخاب میں ممبروں میں کانگرسی عنصر آ گیا۔ اور ان مدعیان اتحاد اور پرستاران وطن کی فراخدلی اور حب الوطنی کی جھلک ذیل کے چند کارناموں سے ظاہر ہوگی۔

ایک مسلمان سپرنٹنڈنٹ چنگی کی حق تلفی

(ا) ایک مسلمان (عمرہ ۵ سال) سپرنٹنڈنٹ چنگی کی توسیع میعاد کا سوال پیش ہوتا ہے۔ جو ایک سال پہلے سے توسیع میعاد پر ہے مسلمان ممبروں کی ہر چند متفقہ مخالفت کے باوجود اسے منسٹریل قسم ملازمت سے انگریکٹو قسم ملازمت میں قرار دیکر نکال دیا جاتا ہے۔ وہ ڈپٹی کمشنر صاحب کے پاس اپیل کرتا ہے۔ جو اس معاملہ میں انتہائی حاکم مجاز ہیں۔ ڈپٹی کمشنر صاحب ماہ اپریل میں اس کے حق میں فیصلہ کرتے ہیں۔ اور اس کی بحالی کا صاف حکم صادر کرتے ہیں۔ مگر آج تک حکام کے بار بار اصرار اور مسلمان ممبروں کی متفقہ خواہش اور کوشش کے باوجود اس کی تعمیل نہیں ہوئی۔ اور وہ غریب بیچ ہی میں لٹک رہا ہے۔

افطار کے لئے اجلاس ملتوی نہ کیا

(ب) مذکورہ بالا معاملہ کے متعلق ایک روز جنرل اجلاس میں جو ماہ رمضان میں ہوا تھا۔ افطار کا وقت قریب آ جانے پر مسلمان ممبر بڑی لجاجت سے متفقہ طور پر درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان کے افطار اور نمازوں کے واسطے اجلاس ملتوی کیا جائے۔ مگر وطن پرست حضرات مسلمانوں کی اس درخواست کو ٹھکرا دیتے ہیں۔ اور مسلمان ممبروں کو سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں رہتا۔ کہ معاملات انہیں کے ہاتھ میں چھوڑ کر چلے آئیں۔ اور وہ متفقہ طور پر حسب مراد فیصلہ کریں۔

(ج) جنرل کمیٹی کے متعدد اجلاسوں میں مسلمان ممبر متفقہ درخواست کرتے ہیں کہ اس بد قسمت غریب سپرنٹنڈنٹ چنگی کے معاملہ کا فیصلہ کیا جائے۔ مگر کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ اور حکام کے قطعی فیصلہ اور مسلمانوں کی متفقہ درخواستوں کے باوجود اس کا کوئی فیصلہ نہیں کیا جاتا۔ بلکہ بحث میں بھی نہیں لایا جاتا۔

سکرٹری کا عہدہ ہندوؤں کی جاگیر

(د) کمیٹی کا ہندو سکرٹری ریٹائرڈ ہوتا ہے۔ سکرٹری کا عہدہ تیس چالیس سال سے متواتر ہندوؤں کے پاس رہا ہے۔ اب اتفاق سے کمیٹی کا ایک دو سالہ اکاؤنٹنٹ جو کمیٹی ہی کے خرچ پر اکاؤنٹس کا کام سیکھ کر پاس کر چکا ہے۔ گریجویٹ ہے۔ مقامی ہے۔ خاندانی ہے۔ اور مسلمہ دیانتدار ہے۔ مسلمان پبلک اور ممبر متحد اً اس موقعہ پر خواہش کرتے ہیں۔ کہ انصاف۔ توازن۔ اخلاق و قواعد کے رو سے اسے موقعہ دیا جائے۔ مگر اسی میجارٹی کے بل پر مسلمانوں کی اس فرودی اور جائز درخواست اور رائے کو پھر ٹھکرا دیا جاتا ہے۔ اور ایک ناتجربہ کار بیرونی شخص کو مقرر کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ کمشنر صاحب بھی اس مسلمان امیدوار کے حقوق کو صریحاً ترجیح دیتے ہوئے اس تقرر کو ناپسند کرتے ہیں۔ مگر سوراج کے عمل کا احترام کرتے ہوئے اس میں دست اندازی نہیں کرتے۔

(ہ) وہ ہندو نو مقرر شدہ سکرٹری کمشنر صاحب کے حکم کے ماتحت کام سیکھنے کے واسطے جاتا ہے۔ اور اس کی یہ قائم مقامی بھی مسلمانوں کی متفقہ خواہش اور کمشنر صاحب کے ریمارکس کے باوجود اس پاس شدہ مسلمان اکاؤنٹنٹ کی بجائے ایک غیر پاس شدہ ہندو ہیڈ ورسیر کو دیدی جاتی ہے۔ کمشنر صاحب اس تقرر کو بھی ناقص قرار دیتے ہوئے ناپسند کرتے ہیں۔ مگر میعاد کی کمی اور اسی سوراج کا احترام انہیں اس فیصلہ کے منسوخ کرنے سے بھی مانع آتا ہے۔

ہندوؤں کی دیگر سینہ زوریاں

(و) ملازمتوں کے تقرر، تخفیف، ترقی، تنزل میں بلکہ کمیٹی کے ہر کام میں جو تعصبات کی بہتری اور خدمت کی شکل میں کیا جاتا ہے یہی طریق عمل جاری ہے۔

(ز) کمیٹی کے جلسوں کی بحثوں اور تقریروں میں بعض افسران مقامی پر جو بد قسمتی سے مسلمان واقع ہوئے ہیں۔ بالکل غلط الزامات لگائے جاتے ہیں۔ اور طرح طرح سے مسلمانوں کی دل آزاری کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا جاتا۔

(ح) چنیوٹ کی میونسپلٹی میں صورت حالات مسلمانوں کی میجارٹی کے باوجود اس سے بھی بدتر ہے۔

یہ تو سوراج کی پہلی منزل کا ہمارا ذاتی تجربہ ہے۔ اور انگریزی راج کے باوجود ہمارے ساتھ ہمارے کانگرسی بھائیوں اور مدعیان وطن کا یہ سلوک ہے۔ جب خدا کے فضل سے سوراج کامل آ گیا۔ تو خدا جانے ہم علیحدہ کہاں جائیں گے۔

زمینداروں کو ہندوؤں نے تباہ کر دیا

(ی) بیرونجات کے حالات اس سے بھی ناگفتہ بہ ہیں۔ اور وہ کہانی نہایت ہی درد ناک ہے۔ مسلمانوں کے لاکھوں نہیں۔ تو ہزاروں خاندان جو کل سردار اور باثروت تھے۔ اور برادران وطن کو جن کی غلامی پر فخر تھا۔ آج اپنی برادران وطن کی مہربانی سے زندہ رہنے کے لئے روٹی اور بدن ڈھانکنے کے لئے کپڑے کے محتاج ہیں۔ ستر اور اسی اسی روپیہ فیصدی شرح سود کی مثالیں بکثرت موجود ہیں۔ دس دس روپیہ قرض کے دس دس ہزار روپیہ بننے کی داستانیں زبان زد خلائق ہیں۔ اب کے نرخ اجناس غیر معمولی طور پر کم ہو گیا۔ تو ملک بھر میں شور مچ گیا۔ اور خود مہاتما گاندھی اور سردار پٹیل زمینداران بردولی و گجرات کی خیر خواہی پر یہاں تک جان پر کھیل گئے۔ کہ مہاتما جی نے اپنی لندن یاترا بھی ترک کر دینے کی دھمکی کا اعلان کر دیا۔ اور تمام کانگرس والوں کے نیک اور نرم دل غریب زمیندار کی حالت پر پسیج گئے۔

اور کانگرس زمیندار اور کسان کی امداد پر کمربستہ ہو کر میدان میں آگئی۔ کہ سرکار اپنے مطالبات کم کرے۔ غریب زمیندار ادا نہیں کرسکتا۔ حالانکہ گورنمنٹ کے مطالبات اس سود کے مطالبات کے مقابلے میں آٹے میں نمک کے برابر ہیں۔ جو کانگرس کے علمبردار دوران کے بھائی بند غریب زمیندار کی رگ جان کا خون جونک کی طرح پی رہے ہیں۔ کیونکہ بینکنگ کی تحقیقاتی کمیٹی کی رو سے صرف پنجاب کا قرضہ ایک ارب بیالیس کروڑ روپیہ ہے۔ جس کا سالانہ سود ستاون کروڑ روپیہ ہے۔ اور گورنمنٹ کا سارا مالیہ صرف چھ کروڑ روپیہ کے قریب ہے۔ یہ دیکھ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ کہ یہ کیا شان بوالعجبی ہے۔ کہ جو مطالبہ زمیندار کی جان کھا رہا ہے۔ اس پر نہ تو مہاتما جی کا دل پسیجتا ہے۔ اور نہ دوسرے محبان وطن کی رگ حب وطنی جوش میں آتی ہے۔ بلکہ کوئی بھولے سے اس کا نام بھی نہیں لیتا۔ مگر گورنمنٹ کو دق کرنے اور سادہ لوح زمیندار کو اپنی خیر خواہی جتلانے کے لئے اس قدر شورش برپا کی جاتی ہے۔

ہندوؤں نے آج تک کیا ہمدردی کی

گورنمنٹ نے تو آخر شورش کے خوف یا ذاتی رحم دلی یا غریب زمینداروں کی ہمدردی میں تقریباً تیسرا حصہ اپنے مطالبات کا چھوڑ دیا۔ کوئی ان محبان وطن سے بھی تو پوچھے کہ آپ نے اپنے مطالبات سود میں کیا کمی کی ہے۔ کہیں شرح سود کم کی ہو؟ کہیں نرخ اجناس کی اس قدر کمی اور زمیندار کی حالت زار دیکھ کر سود ملتوی کر دیا ہو؟ یا جہاں کہیں سود اصل سے کئی گنا ہو چکا تھا۔ آپ نے آئندہ سود بند کرا دیا ہو؟ غرض زمیندار غریب کی ہمدردی صرف دھوکہ کی ٹٹی ہے۔ اور اس کے پیچھے صرف ذاتی اغراض ہیں۔

غرض حالات بالا کی بناء پر میں اپنے ہندو اور کانگرسی بھائیوں کی خدمت میں التماس کرتا ہوں۔ کہ اس ضلع میں آپ کے بھائی بندوں کی دراز دستی اس حد تک پہنچ چکی ہے۔ کہ غریب مسلمان بھولا بھالا ہونے کے باوجود اب اس دام میں نہیں آتا۔ وہ کچھ بیدار ہو گیا ہے۔ اور نفع نقصان سمجھنے لگا ہے۔

کانگرسیوں کا استقبال سیاہ جھنڈیوں سے

کانگرسی مسلمان لیڈروں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ یہاں تشریف لانے کی تکلیف فرمانے کے بجائے اگر کانگرس میں واقعی آپ کا کوئی اثر ہے تو ہندو ذہنیت کے بدلنے پر زور دیں۔ آپ ہندو ذہنیت کو ذرا وسیع کرا دیں اور انہیں اپنے اور پرائے حق کا لحاظ کرنا۔ اور غیر ہندو ملیچھوں کو بھی اس خدا کی مخلوق سمجھنا جس کی وہ خود مخلوق ہیں۔ اور اسی مادر وطن کے فرزند ماننا جس کے وہ خود بطور فرزند ہونے کے دعویدار ہیں۔ سکھا دیں۔ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مسلمان کچے دھاگے میں بندھے ہوئے آپ کے ساتھ ہو جائیں گے۔ ورنہ آپ یہاں تشریف لانے کی تکلیف نہ فرمائیں۔ مسلمان اس قدر ستائے ہوئے ہیں۔ کہ وہ آپ کا استقبال سیاہ جھنڈیوں سے کریں گے۔ اور مسلمان بھائیوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اس سلوک کو یاد رکھتے ہوئے جو کیا قصبات میں اور کیا دیہات میں برادران وطن کی طرف سے ہو رہا ہے۔ ایسے کسی دام میں نہ آئیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان کی تعمیل میں کانگرس کی شرکت سے مجتنب رہیں۔

(خان بہادر میاں) غلام رسول زمیندار میونسپل کمشنر جھنگ۔

ارجن شاہ کی گمشدگی اور مسلمانوں پر ظلم

میرپور کے مشہور مہاجن ارجن شاہ کی گمشدگی پر پولیس کا فرض تھا۔ کہ وہ ہر ممکن طریقہ سے اس کا سراغ لگاتی اور ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچاتی۔ پولیس تحقیقات میں مصروف ہے۔ لیکن ہم حیران ہیں۔ کہ ایک ذیلدار نے کسی خاص ہستی کے ایما پر غریب مسلمانوں پر سخت سے سخت ظلم کئے۔ یہ شخص ہمیشہ سے مسلمانوں کا خون چوس چوس کر موٹا بن گیا ہے۔ اور اب بھی مسلمانوں کے خون کا پیاسا ہے۔ لیکن حال کے تشدد سے اس کی سیاہکاری روز روشن کی طرح آشکارا ہو گئی ہے۔ اس ظالم نے عورتوں کے ساتھ جو جو ظلم کئے۔ وہ قابل بیان نہیں۔ قریباً دو تین گاؤں کے زمینداروں کو مار مار کر ستیاناس کر دیا۔ جن لوگوں نے کچھ تواضع کر دی وہ تو اس ظالم سے بچے۔ اور باقی نے مارے خوف و تشدد کے پولیس کے سامنے اقبال کر لیا۔ مگر بیان قلمبند کراتے وقت جموں میں انکاری ہو گئے۔ اور ذیلدار مذکور کے ظلم و ستم کی فریاد کی۔ ارجن شاہ کے مقدمات ملزمان ہی سے نہیں تھے۔ بلکہ اپنی برادری سے بھی رہتے تھے۔ اگر اس وجہ سے ان کو گم کرا دیا گیا ہے۔ تو کئی ہندو بھی ملزم ہوں گے۔ جن کے مقدمات ارجن شاہ کے ساتھ ہیں۔ جو اس مسلم کش ذیلدار کا خیال تھا۔ کہ شاید اس ظلم و ستم کے صلہ میں اسے مقدمات سے بری کر دیا جائیگا۔ لیکن اس تشدد کا نتیجہ برعکس نظر آتا ہے۔ خداوند کریم ظالموں کو ہدایت دے اور بے کس مسلمانوں کو ستانے اور دکھ دینے سے انہیں باز رکھے۔ افسوس اور شرم کا مقام یہ ہے کہ وہ مسلمان جنہیں عوام پر کچھ بھی تصرف حاصل ہے۔ ہندو حکام کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں پر ظلم کرنے میں حد سے بڑھے ہوئے ہیں (نامہ نگار)

مسلمانانِ اسلام آباد کے متعلق ہندو اخبارات کی غلط بیانی کی تردید

اخبار "پرتاپ" [illegible] میں یہ جھوٹ اور دروغ بیانی دیکھ کر بہت ہی افسوس ہوا۔ کہ ۱۴ بھادوں کی رات کو جب کہ شیخ غلام محمد نمائندہ قصبہ اسلام آباد کے برخلاف عدالت منصفی میں یکطرفہ کارروائی بوقوع آئی۔ مسلمانان قصبہ نے اہل ہنود قصبہ کو لوٹا۔ اور قصبہ میں فساد برپا کیا۔ اصل واقعات یہ ہیں۔ کہ ۱۳ بھادوں کو منصف صاحب اسلام آباد نے شیخ غلام محمد صاحب کو بلا اخذ شہادت صفائی بمشورہ تحصیلدار قصبہ و اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس زیر دفعہ ۱۰۷ یکطرفہ کارروائی کر کے شیخ صاحب موصوف کو ڈیڑھ ہزار ضمانت اور ڈیڑھ ہزار مچلکہ پیش کرنے کے لئے ہدایت کی۔ اور بصورت دیگر ایک سال کی قید محض سنائی۔ شیخ صاحب موصوف نے اس بناء پر کہ اول استغاثہ صریحاً غلط ہے۔ ڈپٹی انسپکٹر صاحب پولیس کی شہادت ملاحظہ کی جائے۔ دوم۔ گواہان استغاثہ سارے کے سارے پنڈت صاحبان قصبہ ہیں۔ ان کی شہادت بھی پر از اختلاف ہے۔ علاوہ اس کے حبیب اللہ تمر یجنٹ حسن شاہ صاحب وکیل جو منجانب چالان پولیس پیش کیا گیا۔ اس کی مزیدار اور مبنی بر صحیح واقعات شہادت ملاحظہ کی جائے۔ مگر مقامی افسران نے شیخ صاحب موصوف کی کسی بات کی طرف توجہ نہ دی۔ بلکہ یہ جان کر کہ بروئے عارضی سمجھوتہ جو مابین نمائندگان کشمیر و حکومت وقت ہوا شیخ صاحب کا کیس التوا میں پڑا رہے گا شیخ صاحب موصوف کی سزائے قید برقرار رکھی۔

یہ نادری حکم سنتے ہی تمام مسلمانان قصبہ و ملحقہ جات نے ماتم برپا کیا۔ اور اسی وقت ایک سرے سے دوسرے تک کل تحصیل میں پرامن ہڑتال ہو گئی۔

بعد ازاں نمائندگان کشمیر بوقت مغرب آئے۔ انہوں ایک جم غفیر کے درمیان مسلمانان قصبہ و مضافات کو بروئے اسلام پرامن رہنے کے لئے پند و نصائح کیں۔ پھر خواجہ سعد الدین صاحب شال۔ اور مسٹر غلام احمد صاحب عشائی ہمراہ مقامی افسران منصفی کے حوالات سے شیخ صاحب کو اپنے ہمراہ لے آئے۔ اللہ اکبر کے نعرے لگاتے ہوئے سارے کے سارے لوگ پرامن طریق سے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ اس کے علاوہ اور کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا۔ (نامہ نگار)

اشتہار بعدالت جناب ملک نادر خان صاحب نائب تحصیلدار

واسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم بھلوال

ضلع شاہ پور

شل ۳۱/۹/۱۹ ۔ بمقدمہ محمد اسلم بالغ ۔ رفیق محمد ۔ نور محمد نابالغان بولایت محمد اسلم برادر حقیقی خود ۔ پسران محمد یار اقوام کھوکھر مخدوم سکنائے کوٹ میانہ مدعیان بنام

(۱) صالح محمد ۔ (۲) نذیر محمد پسران کرم الہی اقوام کھوکھر سکنائے چک مخدوم ۔ (۳) محمد علی خان (۴) سید علی خان پسران [illegible]

[illegible] تولا رام قوم اروڑہ چاولہ سکنائے سرگودھا ۔ رائے صاحب بھی رام ولد چوہدری بہت رام ۔ قوم کنشرا ۔ بھون

دعوے تقسیم اراضی ۸۷ ۱/۲ کنال

واقعہ رقبہ چک مخدوم

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہم دیدہ دانستہ حاضری عدالت سے گریز کر رہے ہیں ۔ اور تقسیم میں طوالت دینا چاہتے ہیں ۔ لہذا اشتہار زیر دفعہ ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے ۔ کہ وہ مورخہ ۲۶/۹ کو مقام چک مخدوم حاضر ہو کر جواب دہی کریں ۔ ورنہ بعدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی ۔

تحریر ۱۴/۹

مہر عدالت — دستخط نائب تحصیلدار و اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم ۔ بھلوال

(۶) دین محمد پسران احمد بخش اقوام کھوکھر سکنائے لنگر مخدوم (۷) صدرالدین ولد محمد بخش (۸) محمد (۹) شیر محمد نابالغان پسران احمد بخش بولایت صدرالدین ولد محمد بخش ذات کھوکھر مخدوم چچا زاد بھائی نابالغان مذکور سکنائے کوٹ میانہ ۔ (۱۰) مساۃ بی بی اوتار کور زوجہ ہرنس سنگھ ۔ (۱۱) مساۃ بی بی کپور کور زوجہ ہرنام سنگھ اقوام سکنائے موضع [illegible] ضلع گوجرانوالہ ۔ (۱۲) غلام رسول (۱۳) صالح محمد پسران سلطان محمود اقوام مخدوم کھوکھر سکنائے لنگر مخدوم (۱۴) مساۃ زرد کسندہ دیوی بیوہ بالکشن کھتری سکنہ لائل پور ۔ (۱۵) نانک چند (۱۶) دلیسراج پسران تولا رام چاولہ سکنائے چک مخدوم (۱۷) دیوان چند (۱۸) رادہا کشن پسران تولا رام چاولہ سکنائے سرگودھا ۔ (۱۹) رائے صاحب لالہ دوبی رام ولد چوہدری بہت رام قوم کھتری [illegible] (۲۰) بشیر محمد (۲۱) سلطان محمد [illegible]

[illegible] نابالغان سکنائے چک میانہ (۲۵) محمد بخش ولد احسن محمد ۔ (۲۶) سلطان محمود (۲۷) حافظ محمد پسران احمد یار (۲۸) نور محمد (۲۹) صالح محمد پسران پیر محمد (۳۰) صالح محمد ولد علی محمد اقوام کھوکھر مخدوم سکنائے چک میانہ مدعا علیہم

دعوے تقسیم اراضی ۶۶ ۱/۲ کنال

واقعہ رقبہ چک مخدوم

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہم کافی تعداد میں ہیں ۔ اور چند ایک ضلع غیر کے ہیں ۔ کئی ایک کی اصالتاً اطلاع یابی ہو چکی ہے ۔ مگر حاضر نہیں آئے ۔ لہذا اشتہار زیر دفعہ ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے ۔ کہ جملہ مدعا علیہم مورخہ ۲۶/۹ کو مقام چک مخدوم حاضر ہو کر جوابدہی کریں ۔ ورنہ بعدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی ۔ تحریر ۱۴/۹

مہر عدالت

دستخط نائب تحصیلدار و اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم بھلوال

اشتہار بعدالت جناب ملک نادر خان صاحب نائب تحصیلدار

واسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم بھلوال

ضلع شاہ پور

شل ۳۱/۹/۵۳ ۔ بمقدمہ محمد یار ولد سلطان محمود ۔ میاں غلام علی ولد محمد بخش اقوام کھوکھر مخدوم سکنائے کوٹ میانہ

بنام

(۱) کرم الہی ولد سلطان محمود ذات کھوکھر مخدوم سکنہ چک مخدوم

اشتہار بعدالت جناب ملک نادر خان صاحب نائب تحصیلدار

واسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم بھلوال

ضلع شاہ پور

شل ۳۱/۹/۶۹ ۔ بمقدمہ محمد اسلم بالغ ۔ رفیق محمد ۔ نور محمد نابالغان بولایت محمد اسلم برادر حقیقی خود ۔ پسران محمد یار اقوام کھوکھر مخدوم سکنائے کوٹ میانہ

بنام

(۱) صالح محمد (۲) نذیر محمد پسران کرم الہی اقوام مخدوم سکنائے چک مخدوم ۔ (۳) بشیر محمد (۴) محمد اسلم (۵) جان محمد

(۳) بشیر محمد ۔ (۳) محمد اسلم (۴) جان محمد (۵) دین محمد پسران احمد بخش اقوام کھوکھر سکنائے لنگر مخدوم ۔ (۶) صدرا ولد جان محمد (۷) مساۃ جنت بی بی بیوہ مہرا اقوام آوان (۸) حیدر (۹) عطاء محمد پسران علی (۱۰) سردارا (۱۱) جلو (۱۲) ملکو پسران حاجی (۱۳) سردارا ولد نور احمد (۱۴) احمد بخش (۱۵) پیر بخش پسران جیون (۱۶) [illegible] ولد محمد (۱۷) امیر بخش ولد سلطان بخش (۱۸) کرم علی ولد امیر بخش (۱۹) علی ولد دین (۲۰) بارا (۲۱) دین پسران مہرا (۲۲) رحمان ولد بہاول بخش (۲۳) مرتبہ (۲۴) غلام (۲۵) رحمان پسران بہاول بخش (۲۶) سردارا ولد نور محمد (۲۷) احمد بخش (۲۸) پیر بخش پسران [illegible] (۲۹) شاہو ولد مراد (۳۰) محمد رفیق (۳۱) شرف الدین (۳۲) محمد حنیف پسران امام بخش اقوام آوان سکنائے دودہ ۔

واقعہ رقبہ دودہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہم کی کافی تعداد ہے ۔ کئی ایک ضلع غیر کے ہیں ۔ اور بعض باوجود اطلاع یابی کے بھی حاضر نہیں آئے اور دیدہ دانستہ تقسیم میں طوالت دینا چاہتے ہیں ۔ لہذا اشتہار زیر دفعہ ۲۰ ضابطہ دیوانی جملہ مدعا علیہم کے نام جاری کیا جاتا ہے ۔ کہ مورخہ ۲۶/۹ کو بمقام چک مخدوم حاضر ہو کر جوابدہی کریں ۔ ورنہ بعدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی

تحریر ۱۴/۹

مہر عدالت — دستخط نائب تحصیلدار و اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم بھلوال

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— ۱۶ ستمبر کو مجلس احرار نے مغل پورہ کالج پر اس لئے پکٹنگ شروع کیا۔ کہ نئے امیدوار داخلہ کے امتحان میں شامل نہ ہوسکیں۔ لیکن پولیس نے تمام امیدواروں کو اپنی حفاظت میں اندر پہونچا دیا۔ اور قریباً پانسو پکٹر گرفتار کرلئے۔ پولیس نے لاٹھیوں سے حملہ کیا۔ جس سے بہت سے لوگ زخمی ہوئے۔ گرفتار شدگان میں سے بعض تو رہا کر دئے گئے۔ اور بعض کو لاہور سے پندرہ میل کے فاصلے پر ایک مجسٹریٹ کے پیش کیا گیا۔ جس نے معمولی تنبیہ کے بعد انہیں [illegible] گئے ہیں۔ ان پر باقاعدہ مقدمہ چلایا جائے گا۔ ۱۷ ستمبر کو بھی قریباً پانصد رضا کار پکٹنگ کے لئے گئے۔ پولیس نے پھر لاٹھی چلائی اور کئی ایک کو زخمی کردیا۔ دو صد کے قریب گرفتاریاں بھی عمل میں آئیں ؛

—— اسمبلی نے پریس بل سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کردیا ہے۔ جو ۳۰ ستمبر تک اپنی رپورٹ پیش کرے گی ؛

—— ڈیرہ اسماعیل خاں کے فسادات کی تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے شہادت دیتے ہوئے ایک اسسٹنٹ کمشنر نے اس حقیقت کا اظہار کیا ہے۔ کہ بعض ہندوؤں نے بیمہ کی رقوم حاصل کرنے کے لئے خود ذکو دا پنی دوکانیں جلادی ہیں ؛

—— اسمبلی کے اجلاس ۱۵ ستمبر میں حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ کے لئے عدن احاطہ بمبئی کا حصہ نہیں رہے گا۔ بلکہ حکومت ہند کے ماتحت اس کی علیحدہ کمشنری بنادی جائے گی ؛

—— ناگ پور کے ایک ہندو رئیس نے اپنے دو دیگر بھائیوں کی امداد سے اپنی بہن کو اس لئے زہر دے کر ہلاک کردیا۔ کہ اس نے پہلے خاوند کے علیحدہ کردینے پر دوسری شادی کرلی تھی ؛

—— شملہ سے پندرہ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ ہندو ارکان اسمبلی نے مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا کرکے انہیں ان کے جائز حقوق سے محروم رکھنے کے لئے جائی پرمانند کے زیر قیادت ایک کمیٹی بنائی ہے ؛

—— پشاور سے ۱۷ ستمبر کی ایک مصدقہ خبر ہے۔ کہ خان عبدالغفار خاں اور صوبہ سرحد کی کانگریس کمیٹی میں شدید اختلاف رونما ہو رہا ہے ؛

—— آل انڈیا مسلم کانفرنس کے آئندہ اجلاس کے لئے جو ماہ نومبر میں بمقام پٹنہ منعقد ہوگا۔ مولانا حسرت موہانی صدر منتخب کئے گئے تھے۔ مگر آپ نے بعض اختلافات کی وجہ سے یہ عہدہ منظور نہیں کیا۔ بلکہ کانفرنس کی ممبری سے بھی مستعفی ہوگئے ہیں ؛

—— ہسپانیہ میں انقلاب اور قیام جمہوریت کے بعد پادریوں اور گرجوں کے خلاف شدید ہنگامے اور بلوے ہو رہے ہیں۔ غرناطہ کے عظیم الشان گرجے پر بم برسا کر اسے تباہ کردیا گیا ہے۔ کئی گرجوں کی اشد ترین بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ لوگ حضرت یسوع مسیح اور حضرت مریم کے مجسموں کے گلوں میں رسیاں ڈال کر انہیں بازاروں میں گھسیٹتے پھرتے [illegible] شائع کیا ہے کہ ملازمین کی شرح اجرت پر تخفیف کے اعلان پر ادنیٰ ملازمین نے زبردست ہڑتال کردی ہے۔ اس لئے بحری بیڑے کا پروگرام منسوخ کرکے جہازوں کو واپس آنے کا حکم دیدیا گیا ہے ؛

—— ۱۷ ستمبر کو بھائی پرمانند نے اسمبلی میں تحریک التوا پیش کی۔ تا فسادات چٹاگانگ اور ڈیرہ اسماعیل خاں کے متعلق بحث کی جاسکے۔ لیکن صاحب صدر نے اس تحریک کو ناجائز قرار دیا۔ ؛

—— گاندھی جی اور وزیراعظم میں جو خفیہ ملاقاتیں ہو رہی ہیں۔ ان کے متعلق ۷ ستمبر کو سر محمد شفیع نے وزیراعظم سے ملاقات کرکے پروٹسٹ کیا ؛

—— مسٹر رنگاسوامی آئنگر نے پریس بل کے سلسلہ میں وزیر ہند سے ملاقات کی تھی۔ مگر معلوم ہوا ہے۔ ان کو یہ جواب دیا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا اس معاملہ میں بالکل خود مختار ہے ؛

—— فیڈرل کمیٹی کے اجلاس میں ۱۹ ستمبر کو گاندھی جی نے جو تقریر کی۔ اسے برطانوی سیاست دان ناقابل برداشت مطالبات سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور کہ رہے ہیں۔ کہ گاندھی جی سول نافرمانی کا پستول ہمارے سر کی طرف اٹھائے ہوئے ہیں

—— ۷ ستمبر سے ترنتارن کے گوردوارہ کے تالاب کی صفائی کا کام شروع کیا گیا ہے۔ جس کے لئے مختلف مقامات کے قریباً ڈیڑھ لاکھ سکھ وہاں پہونچ گئے ہیں

—— شمالی اور مشرقی بنگال کے لوگوں کی نہایت سخت نازک بیان کی جاتی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سیلاب کی وجہ سے اس وقت قریباً ساڑھے لاکھ باشندے فاقہ کشی کر رہے ہیں۔ گاؤں کے گاؤں بہ گئے ہیں۔ لاکھوں ایکڑ فصلیں تباہ ہوگئیں ہیں۔ اور مویشی ڈوب کر ہلاک ہوگئے ہیں۔ یہ سب قیامت دریائے گنگا اور برہم پتر میں طغیانی کی وجہ سے بپا ہوئی ہے ؛

—— ۱۴ ستمبر کو چٹاگانگ میں ہری پرشاد بھٹا چارجی کو خان بہادر احسان اللہ کے قتل کے الزام میں عدالت میں پیش کیا گیا۔ ملزم نے پہلے تو مقدمہ کی پیروی سے انکار کردیا لیکن بعد میں اس پر رضامند ہوگیا۔ عدالت ماتحت نے اسے سیشن سپرد کردیا ؛

—— شملہ سے تمام افواج ہند کے نام یہ حکم جاری کیا گیا ہے۔ کہ ہر فوجی کو اپنے ہتھیار اور سامان حرب کی پوری پوری حفاظت کرنی چاہیئے بالخصوص ان افسروں کو جو سول [illegible] کہ ۱۶ ستمبر کی رات کلکتہ کے قریب ایک جیل میں بعض نظر بندوں نے پہرہ داروں پر حملہ کردیا۔ اور ایک بندوق کی سنگین چھین لی۔ پہرہ داروں نے فائر کردئے۔ جس سے دو نظر بند ہلاک ہوگئے ؛

—— ۱۷ ستمبر فیڈرل کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے گاندھی جی نے کہا۔ کمیٹی یاس انگیز نوعیت اختیار کر رہی ہے۔ اور خواہ مخواہ کام کو تاخیر میں ڈال رہی ہے۔ آپ نے گورنمنٹ پر زور دیا کہ اپنی تجاویز پیش کرے ؛

—— لندن میں مولانا شوکت علی نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ میں مسلم کانفرنس کی مشین کا ایک پرزہ ہوں۔ جو ہدایت وہاں سے ہوگی۔ اس کے مطابق عمل کروں گا ؛

—— بوڈاپسٹ کی ایک خبر ہے کہ ۱۳ ستمبر کو کمیونسٹوں نے شرارت سے ایک مسافر گاڑی الٹ دی۔ جس سے ۱۷۵ مسافر ہلاک ہوگئے ؛

—— لاہور - ۱۸ ستمبر - ایک سرکاری کمیونک مظہر ہے کہ میکلیگن کالج کے ۵۹ ہڑتالیوں میں سے ۳۶ واپس آگئے ہیں۔ اور انہیں داخل کرلیا گیا ہے ؛

—— لنڈن - ۱۸ ستمبر برطانوی وزرات نے فیصلہ کیا ہے کہ سوموار سے تین ہفتے بعد پارلیمنٹ توڑ دی جائیگی اور اس کے بعد عام انتخاب ہوگا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وزیر ہند اس تحریک کے لیڈر ہیں ؛

—— لنڈن - ۱۷ ستمبر - گول میز کانفرنس کے مسلم ڈیلیگیٹوں کی میٹنگ آج شام سر آغا خاں کی قیامگاہ میں ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ فی الحال مسلم ڈیلیگیٹ فرقہ وارانہ تصفیہ کے متعلق کسی قسم کی بات چیت کا

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا ؛